هفت روزہ

خدام الدین
لاہور

زیر سرپرستی
شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی مدظلہ
شیرانوالہ دروازہ لاہور

۱۷ جون سنہ ۱۹۶۰ء

ہدیہ چار آنے
یکے از مطبوعات انجمن خدام الدین ⊕ لاہور

"عازمِ مدینہ سے"

جناب عزیز القاسمی خانیوال

(۱)

شاہِ امم سے کہنا اے عازمِ مدینہ
فرطِ ادب سے جھک کر للّٰلہ بصد قرینہ
فرقت میں تیری آقا مشکل ہوا ہے جینا
للّٰلہ اسے بلا لو زخمی ہے قلب و سینہ
پھر خاتم الرّسل سے میرا اسلام کہنا
اس ہادیٔ سُبل سے میرا اسلام کہنا

(۲)

میرِ عرب کو میرا باچشمِ تر سُنانا
پُر درد ہے فسانہ پُر غم مِرا ترانا
ان کو بصد قرینہ رونا مِرا بتانا
کہنا کہ اب کرم ہو اے رحمتِ زمانہ
پھر خاتم الرّسل سے میرا اسلام کہنا
اس ہادیٔ سُبل سے میرا اسلام کہنا

(۳)

جب کارواں یہ پہنچے رشکِ نعیمِ جنّت
جب کارواں یہ پہنچے رشکِ حریمِ جنّت
جب کارواں یہ پہنچے رشکِ قسیمِ جنّت
جب کارواں یہ پہنچے رشکِ نسیمِ جنّت
پھر خاتم الرّسل سے میرا اسلام کہنا
اس ہادیٔ سُبل سے میرا اسلام کہنا

(۴)

اس رشکِ جم کا تم پر جب فیضِ عام ہوگا
میرِ اُمم کا تم پر جب فیض عام ہوگا
شاہِ عجم کا تم پر جب فیض عام ہوگا
شاہِ حرم کا تم پر جب فیض عام ہوگا
پھر خاتم الرّسل سے میرا اسلام کہنا
اس ہادیٔ سُبل سے میرا اسلام کہنا

(۵)

شاہِ اُمم سے کہنا بے کیف زندگی ہے
شاہِ اُمم سے کہنا ہر دم فسردگی ہے
آمادۂ بغاوت ہر آن اُمتی ہے
شاہِ امم سے کہنا ہر آن تیرگی ہے
پھر خاتم الرّسل سے میرا اسلام کہنا
اس ہادیٔ سُبل سے میرا اسلام کہنا

(۶)

دینِ خدا کی ہر دم توہین ہو رہی ہے
تخریب دیں سے ان کو تسکین ہو رہی ہے
تضحیک کر رہے ہیں تحسین ہو رہی ہے
کہنا کہ رسمِ نو کی تلقین ہو رہی ہے
پھر خاتم الرّسل سے میرا اسلام کہنا
اس ہادیٔ سُبل سے میرا اسلام کہنا

(۷)

کہنا عزیزِ خستہ آقا غلام تیرا
یہ منتظر کرم کا ہر صبح و شام تیرا
عاصی ہے گرچہ لیکن لیتا ہے نام تیرا
گردش میں گرچہ ہر دم آقا ہے جام تیرا
پھر خاتم الرّسل سے میرا اسلام کہنا
اس ہادیٔ سُبل سے میرا اسلام کہنا

ہفت روزہ لاہور

خدام الدین

جلد ۶ | جمعۃ المبارک مورخہ ۲۱ ذی الحجہ ۱۳۷۹ھ مطابق ۱۷ جون ۱۹۶۰ء | شمارہ ۶

ترکی میں انقلاب

کچھ عرصہ سے ترکی کے بڑے بڑے شہروں میں حکومت کے خلاف زبردست مظاہرے ہو رہے تھے۔ مظاہروں میں حصہ لینے والوں کی اکثریت طلباء کی تھی۔ دو ایک مرتبہ فوجی کیڈٹوں نے بھی خاموش مظاہرے کئے۔ نرمی سے کام لینے کی بجائے حکومت ان مظاہروں کو سختی سے ختم کر دینا چاہتی تھی۔ چنانچہ مظاہرین پر گولیاں برسائی گئیں۔ مارشل لاء اور کرفیو آرڈر نافذ کئے گئے۔ مگر حالات رو باصلاح ہونے کی بجائے روز بروز بگڑتے گئے۔ ان حالات میں ۲۶ اور ۲۷ مئی ۱۹۶۰ء کی درمیانی رات کو کسی خون خرابے کے بغیر فوج نے حکومت کا تختہ اُلٹ کر حکومت کا انتظام خود سنبھال لیا۔ ترکی کے سابق صدر وزیر اعظم۔ قومی اسمبلی کے سپیکر۔ بعض وزراء اور اعلےٰ حکام کو گرفتار کر لیا گیا ہے آئین معطل کر دیا گیا اور اسمبلی توڑ دی گئی۔

ترکی ایک اسلامی ملک ہے صدیوں تک ترکوں نے اسلام کے لئے جو شاندار قربانیاں پیش کی ہیں۔ وہ ہمیشہ تاریخ میں یادگار رہیں گی صلیبی جنگوں میں ترک ساری عیسائی دنیا کا مقابلہ کرتے رہے اور ہر بار دشمن کو شکست فاش دی۔ اسکے علاوہ ترکی بین الاقوامی معاہدات میں پاکستان کا حلیف ہے۔ ان حالات میں پاکستان کی حکومت اور عوام کو ترکی کے انقلاب سے گہری دلچسپی کا اظہار کرنا فطری تقاضا ہے ہماری دعا ہے کہ ترکی کا حالیہ انقلاب مسلمانان عالم کے لئے عموماً اور ترک قوم کیلئے خصوصاً دینی اور دنیوی ترقی کا پیش خیمہ ہو۔ آمین یا الہ العالمین۔

ترکی کی فوجی حکومت کی طرف سے اب تک جو اعلانات کئے گئے ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ نئی حکومت بین الاقوامی معاہدات کا احترام کرے گی۔ دوسرے الفاظ میں اس کے یہ معنی ہوئے کہ انقلاب کے بعد ترکی اور پاکستان کے تعلقات بدستور دوستانہ رہیں گے۔ خدا کرے کہ ان دونوں ممالک کی دوستی اسلام کی سربلندی کا ذریعہ ثابت ہو۔

ترکی کی فوجی حکومت نے نیا آئین مرتب کرنے کے لئے انقلاب کے بعد چند روز کے اندر اندر ایک کمیٹی مقرر کر دی ہے۔ ترکی کا منسوخ شدہ آئین سوئٹزرلینڈ کے آئین کی طرز پر تیار کیا گیا تھا۔ نئے آئین کے لئے مغربی جرمنی کے آئین کو نمونہ بنایا جائیگا۔ ہمیں افسوس ہے کہ ایک اسلامی ملک کو غیر مسلم ملک کے آئین کو نمونہ بنانے کی کیوں ضرورت پیش آئی۔ جب اس کے پاس کتاب وسنت کی شکل میں بنا بنایا آئین موجود ہے۔ ترکی کی فوجی حکومت سے ہماری استدعا ہے کہ ترکی کا نیا آئین کتاب وسنت کی روشنی میں تیار کیا جائے اگر سوئٹزرلینڈ کا آئین ترکی کے لئے مفید ثابت نہیں ہوا تو مغربی جرمنی کا آئین اس کے لئے کیسے کارآمد ثابت ہو سکتا ہے۔ ہمارا یہ ایمان ہے کہ ہر مسلمان اور ہر اسلامی ملک کی ترقی کا راز کتاب و سنت کے اتباع میں مضمر ہے۔ یورپ اور امریکہ کی تقلید مسلم افراد اور اسلامی حکومتوں کو تباہی و بربادی کی طرف لے جا رہی ہے لیکن بدقسمتی سے ابھی تک یہ راز دونوں کی نظروں سے پوشیدہ ہے۔ خدا کرے کہ یہ راز جلد ہی ان پر آشکارا ہو جائے آئین کے متعلق پہلے یہ اعلان کیا گیا۔ کہ آئین کمیٹی زیادہ سے زیادہ چھ ہفتہ میں آئین تیار کرے گی اور تین ماہ کے اندر نئے انتخابات کرائے جائیں گے۔ انتخابات میں جو پارٹی برسر اقتدار آئے گی۔ فوج اس کے سپرد حکومت کر دے گی۔ لیکن بعد میں آنے والی خبروں سے معلوم ہوتا ہے کہ شاید اتنی جلدی انتخابات نہیں ہو سکیں گے۔ ہمیں انتخابات کے جلدی یا بدیر ہونے سے کوئی دلچسپی نہیں۔ جیسا کہ پہلے عرض کیا جا چکا ہے۔ ہماری خواہش یہ ہے کہ ترکی کا نیا آئین کتاب وسنت پر مبنی ہو۔ اور انتخابات جب بھی ہوں۔ اسلامی طریقہ پر ہوں۔

ترکی کی فوجی حکومت کو دنیا کے اکثر ممالک نے تسلیم کر لیا ہے۔ اور عنقریب باقی ممالک بھی اسے تسلیم کر لیں گے

آخر میں ہم ترکی کی فوجی حکومت سے سابق حکومت کے گرفتار شدہ زعما کے متعلق کچھ عرض کرنا چاہتے ہیں آپ ان کے خلاف مقدمات چلا کر ان کو مجرم ثابت کر سکتے ہیں۔ لیکن اس سے بہتر یہ ہے کہ انکی لغزشوں کو نظر انداز کر کے عام معافی کا اعلان کر دیا جائے۔ قرآن مجید یہی تعلیم دیتا ہے۔ کہ بدی کے مقابلہ میں بدی کی بجائے نیکی کی جائے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ دشمن بھی مخلص دوست بن جائے گا۔

بدی را بدی سہل باشد جزا
اگر مردی احسن الیٰ من اسا

اگر آپ ان کو سزائیں دیں گے تو اس سے فریقین کے درمیان دشمنی کا بیج بو یا جائے گا۔ جو شاید نسلوں تک قائم رہے اور ملک کی فضا کو مکدر کر کے اس کی ترقی میں حائل ہو۔ خدا کرے کہ ہماری یہ آواز فوجی حکومت پر اثرانداز ہو اور وہ انتقامی جذبات سے کام لینے کی بجائے قرآنی تعلیم کا نمونہ دنیا کے سامنے پیش کر سکے۔

دودھ میں پانی

ایک خبر میں بتایا گیا ہے۔ کہ لاہور کارپوریشن کے حکام کے محتاط اندازہ کے مطابق صرف لاہور میں روزانہ ایک ایک لاکھ ساٹھ ہزار سیر دودھ استعمال ہوتا ہے اور اس میں بیس ہزار سیر پانی ملایا جاتا ہے۔ گویا دودھ میں پندرہ فی صد پانی ہوتا ہے۔ یہ محتاط اندازہ ہے

احادیث الرسول صلی اللہ علیہ وسلم

تہجد کی نماز کا بیان

عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ اَنَّهٗ قَالَ لَاَرْمُقَنَّ صَلٰوةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّيْلَةَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ طَوِيْلَتَيْنِ طَوِيْلَتَيْنِ طَوِيْلَتَيْنِ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا دُوْنَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا ثُمَّ اَوْتَرَ فَذٰلِكَ ثَلٰثَ عَشَرَةَ رَكْعَةً رَوَاهُ مُسْلِمٌ قَوْلُهٗ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا دُوْنَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا اَرْبَعُ مَرَّاتٍ هٰكَذَا فِيْ صَحِيْحِ مُسْلِمٍ وَاَفْرَادِهٖ مِنْ كِتَابِ الْحُمَيْدِيِّ وَمُوَطَّا مَالِكٍ وَسُنَنِ اَبِيْ دَاوٗدَ وَجَامِعِ الْاُصُوْلِ۔

ترجمہ۔ زید بن خالد الجہنی رض کہتے ہیں کہ انہوں نے ایک مرتبہ یہ ارادہ کیا کہ آج کی رات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کو دیکھتا رہوں گا۔ چنانچہ پہلے تو آپ نے دو ہلکی رکعتیں پڑھیں۔ پھر دو لمبی رکعتیں پڑھیں جو لمبی سے لمبی تھیں۔ پھر دو رکعتیں درمیانی دو رکعتوں سے کم پڑھیں پھر دو رکعتیں ان رکعتوں سے کم پڑھیں پھر دو رکعتیں ان سے کم پڑھیں۔ پھر دو رکعتیں ان سے کم پڑھیں۔ پھر وتر پڑھے اور یہ سب تیرہ رکعتیں ہوئیں

نفل نماز پڑھنے کی اجازت

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا بَدَّنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَثَقُلَ كَانَ اَكْثَرُ صَلٰوتِهٖ جَالِسًا (متفق علیہ)

ترجمہ۔ عائشہ رض کہتی ہیں کہ جب (آخری عمر میں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بدن بھاری ہو گیا۔ تو آپ کی اکثر نماز نفل بیٹھ کر پڑھی جاتی تھی۔

حضور کی رات کی نماز کا بیان

عَنْ حُذَيْفَةَ اَنَّهٗ رَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ وَكَانَ يَقُوْلُ اللّٰهُ اَكْبَرُ ثَلٰثًا ذُو الْمَلَكُوْتِ وَالْجَبَرُوْتِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ ثُمَّ اسْتَفْتَحَ فَقَرَاَ الْبَقَرَةَ ثُمَّ رَكَعَ فَكَانَ رُكُوْعُهٗ نَحْوًا مِنْ قِيَامِهٖ فَكَانَ يَقُوْلُ رُكُوْعِهٖ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ فَكَانَ قِيَامُهٗ نَحْوًا مِنْ رُكُوْعِهٖ يَقُوْلُ لِرَبِّيَ الْحَمْدُ ثُمَّ سَجَدَ فَكَانَ سُجُوْدُهٗ نَحْوًا مِنْ قِيَامِهٖ فَكَانَ يَقُوْلُ فِيْ سُجُوْدِهٖ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ السُّجُوْدِ وَكَانَ يَقْعُدُ فِيْمَا بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ نَحْوًا مِنْ سُجُوْدِهٖ وَكَانَ يَقُوْلُ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ فَصَلّٰى اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ قَرَاَ فِيْهِنَّ الْبَقَرَةَ وَاٰلَ عِمْرَانَ وَالنِّسَاءَ وَالْمَائِدَةَ اَوِ الْاَنْعَامَ شَكَّ شُعْبَةُ (رواہ ابوداؤد)

ترجمہ۔ حذیفہ رض کہتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو رات کے وقت نماز پڑھتے دیکھا ہے۔ چنانچہ آپ تین مرتبہ اللہ اکبر کہتے اور پھر کہتے ذوالملکوت والجبروت والکبریاء والعظمة یعنی مالک ملک کا اور غلبہ کا اور بڑائی کا اور بزرگی کا۔ اس کے بعد سبحانک اللھم پڑھتے۔ پھر سورہ بقرہ کو پڑھتے اور اس کے بعد رکوع کرتے۔ آپ کا رکوع بھی قیام کے برابر ہوتا اور آپ رکوع میں یہ کہتے سبحان ربی العظیم پھر آپ رکوع سے سر اٹھاتے اور آپ کا قومہ یعنی رکوع کے بعد کھڑا ہونا رکوع کے مساوی ہوتا تھا۔ قومہ میں آپ کہتے لربی الحمد یعنی میرے پروردگار ہی کے لئے ہے ساری تعریف۔ پھر آپ نے سجدہ کیا آپ کا سجدہ بھی قیام یعنی قومہ کے برابر ہوتا۔ آپ سجدہ میں کہتے سبحان ربی الاعلے پھر آپ نے سجدہ سے سر اٹھایا اور آپ دونوں سجدوں کے درمیان ایک سجدہ کے بقدر بیٹھتے اور کہتے رب اغفرلی رب اغفرلی۔ اسیطرح آپ نے چار رکعتیں پڑھیں۔ جن میں سورۂ بقرہ۔ سورۂ آل عمران۔ سورہ نسا اور سورہ مائدہ یا سورۂ انعام پڑھیں۔

رات کی نماز کی قرأت کا بیان

عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ لَيْلَةً فَاِذَا هُوَ بِاَبِيْ بَكْرٍ يُصَلِّيْ وَيَخْفِضُ مِنْ صَوْتِهٖ وَمَرَّ بِعُمَرَ وَهُوَ يُصَلِّيْ رَافِعًا صَوْتَهٗ قَالَ فَلَمَّا اجْتَمَعَا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا اَبَا بَكْرٍ مَرَرْتُ بِكَ وَاَنْتَ تُصَلِّيْ تَخْفِضُ صَوْتَكَ قَالَ قَدْ اَسْمَعْتُ مَنْ نَاجَيْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَقَالَ لِعُمَرَ مَرَرْتُ بِكَ وَاَنْتَ تُصَلِّيْ رَافِعًا صَوْتَكَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُوْقِظُ الْوَسْنَانَ وَاَطْرُدُ الشَّيْطٰنَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَا بَكْرٍ اِرْفَعْ مِنْ صَوْتِكَ شَيْئًا وَقَالَ لِعُمَرَ اخْفِضْ مِنْ صَوْتِكَ شَيْئًا (رواہ ابوداؤد وروی الترمذی نحوہٗ)

ترجمہ۔ ابو قتادہ رض کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک رات کو باہر نکلے۔ ناگہاں حضرت ابوبکر رض کے پاس سے گزرے جو نماز پڑھ رہے تھے۔ پست آواز میں۔ پھر آپ عمر رض کے قریب سے گزرے جو بلند آواز سے نماز پڑھ رہے تھے۔ ابو قتادہ رض کہتے ہیں کہ جب ابوبکر رض اور عمر رض دونوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس یکجا ہوئے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ابوبکر رض میں تمہارے قریب سے گزر رہا تھا اور تم پست آواز میں نماز پڑھ رہے تھے۔ ابوبکر رض نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اس کو سناتا تھا جس سے مناجات کر رہا تھا اور وہ سب کچھ سنتا ہے۔ اس کو بلند آواز میں سنانے کی ضرورت نہیں ہے۔ پھر آپ نے عمر رض سے فرمایا عمر رض میں تمہارے پاس سے گزرا۔ اور تم بلند آواز سے پڑھ رہے تھے عمر رض نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں سوتے ہوئے آدمیوں کو جگا رہا تھا اور شیطان کو بھگا رہا تھا۔ آپ نے فرمایا ابوبکر رض تم اپنی آواز کو تھوڑا بلند کرو۔ اور عمر رض سے فرمایا۔ تم اپنی آواز کو ذرا پست کرو۔

خدام الدین
اپنے احباب تک پہنچایئے

خطبہ یوم الجمعۃ ۱۴ ذی الحجہ ۱۳۷۹ھ مطابق ۱۰ جون ۱۹۶۰ء

از جناب شیخ التفسیر مولانا احمد علی صاحب دروازہ شیرانوالہ لاہور

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَکَفٰی وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ اَمَّا بَعْدُ

اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے بعض کو اجر عظیم عطا فرمائیگا اور بعض کو عذاب عظیم میں مبتلا کرے گا۔

دونوں قسموں پر علیحدہ علیحدہ شواہد قرآنی

پہلی قسم جن کو اجر عظیم عطا فرمائے گا اس کے شواہد

پہلا

فَاٰمِنُوْا بِاللّٰہِ وَرُسُلِہٖ وَاِنْ تُؤْمِنُوْا وَتَتَّقُوْا فَلَکُمْ اَجْرٌ عَظِیْمٌ ۝ (سورۃ آل عمران ع ۱۸۔ پ ۴)۔ ترجمہ۔ سو تم اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لاؤ۔ اور اگر تم ایمان لاؤ اور پرہیزگاری کرو۔ تو تمہارے لئے بہت بڑا اجر ہے۔

حاصل

یہ نکلا کہ اگر اللہ تعالےٰ کی مرضی کے مطابق ایمان لے آؤ اور اللہ تعالےٰ کی منع کردہ چیزوں سے پرہیز کرو۔ مثلاً کسی کا گلہ نہ کرو۔ کسی کی چوری نہ کرو۔ کسی کا ناحق مال نہ کھاؤ۔ کسی پر بہتان نہ باندھو۔ کسی کے حق میں جھوٹ نہ بولو۔ علیٰ ہذا القیاس اور ممنوع چیزوں کا ارتکاب نہ کرو تو اللہ تعالیٰ اس پرہیزگاری کا بہت بڑا اجر عطا فرمائے گا۔ اللہم اجعلنا منہم

دوسرا

وَمَاذَا عَلَیْہِمْ لَوْ اٰمَنُوْا بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقَہُمُ اللّٰہُ ؕ وَکَانَ اللّٰہُ بِہِمْ عَلِیْمًا ۝ (سورۃ النساء ع ۶۔ پ ۵)۔ ترجمہ اور اگر یہ اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان لے آتے اور اللہ کے دیئے ہوئے مال میں سے خرچ کرتے تو ان کا کیا نقصان تھا اور اللہ انہیں خوب جانتا ہے۔

حاصل

کہ اگر یہ لوگ ایمان اللہ تعالےٰ کی مرضی کے مطابق لے آتے اور قیامت کے دن نیک عملوں کی جزا اور برے عملوں کی سزا کو دل سے مان لیتے اور پھر جو رزق اللہ تعالےٰ نے دیا تھا۔ اس میں سے کچھ اپنے گناہوں کا فدیہ سمجھ کر اللہ تعالےٰ کی رضا کے مقامات پر خرچ کر دیتے تو ان پر کون سا مالا یطاق والا بوجھ پڑتا اور اللہ تعالےٰ کو ان کے راہ خدا میں خرچ کرنے کا پتہ لگ ہی جاتا اور وہ راہ خدا میں خرچ کرنے کا اجر ضرور ہی دیتا اور راضی ہو کر ان کی لغزشیں بھی معاف فرما دیتا تو ان کا کیا حرج تھا۔ اسی کا دیا ہوا۔ اس کی رضا کے لئے خرچ کرتے تو وہ اور دیتا جاتا

تیسرا

فَلْیُقَاتِلْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ الَّذِیْنَ یَشْرُوْنَ الْحَیٰوۃَ الدُّنْیَا بِالْاٰخِرَۃِ ؕ وَمَنْ یُّقَاتِلْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَیُقْتَلْ اَوْ یَغْلِبْ فَسَوْفَ نُؤْتِیْہِ اَجْرًا عَظِیْمًا۔ (سورۃ النساء ع ۱۰ پ ۵)۔ ترجمہ سو چاہیئے کہ اللہ کی راہ میں وہ لوگ لڑیں۔ جو دُنیا کی زندگی کو آخرت کے بدلے بیچتے ہیں۔ اور جو کوئی اللہ کی راہ میں لڑے پھر مارا جائے یا غالب رہے تو اسے ہم بڑا ثواب دیں گے۔

حاصل

یہ ہے کہ جو شخص اللہ تعالےٰ کے دین کے غلبہ کے لئے لڑنے کے ارادہ سے نکلے۔ وہ غالب آئے یا مارا جائے وہ دونوں صورتوں میں اجر کا مستحق ہوگا کیونکہ جب اس نے غلبہ دین الٰہی کی غرض سے جان دے دی تو اللہ تعالےٰ اس کی اس قربانی کو قبول فرمائے گا۔ اور اسے کامیابی کا تمغہ عطا فرمائے گا۔

چوتھا

وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ لَہُمْ مَّغْفِرَۃٌ وَّاَجْرٌ عَظِیْمٌ ۝ (سورۃ المائدہ ع ۲ پ ۶) ترجمہ اللہ نے ایمان والوں سے اور جو نیک کام کرتے ہیں بخشش اور بڑے اجر کا وعدہ کیا ہے۔

حاصل

یہ ہے کہ ایمانداروں اور نیکوکاروں سے اللہ تعالےٰ نے اپنی طرف سے مغفرۃ اور بہت بڑے اجر کا وعدہ فرمایا ہے۔ میرے خیال میں بہت بڑا اجر دیدار الٰہی اور ان مہمانوں کے لئے قیامگاہ بہشت ہی ہو سکتا ہے۔

پانچواں

وَاعْلَمُوْا اَنَّمَا اَمْوَالُکُمْ وَاَوْلَادُکُمْ فِتْنَۃٌ ۙ وَّاَنَّ اللّٰہَ عِنْدَہٗ اَجْرٌ عَظِیْمٌ ۝ (سورۃ الانفال ع ۳ پ ۹) ترجمہ۔ اور جان لو کہ تمہارے مال اور تمہاری اولاد ایک امتحان کی چیز ہے اور بے شک اللہ کے ہاں بڑا اجر ہے۔

حاصل

یہ ہے کہ گویا کہ مال اور اولاد کی محبت تم سے اللہ تعالےٰ کی نافرمانی نہ کرائے۔ یہ چیزیں تمہارے امتحان کے لئے دی گئی ہیں کہ کیا ان چیزوں کی محبت اللہ تعالےٰ کو تو نہیں بھلا دیتی۔ اللہم لا تنسنا رضاء اللہ تعالےٰ۔

چھٹا

اِنَّمَا اَمْوَالُکُمْ وَاَوْلَادُکُمْ فِتْنَۃٌ ؕ وَاللّٰہُ عِنْدَہٗ اَجْرٌ عَظِیْمٌ ۝ (سورۃ التغابن ع ۲ پ ۲۸) ترجمہ۔ تمہارے مال اور اولاد تمہارے لئے محض آزمائش ہیں۔ اور اللہ کے پاس تو بڑا اجر ہے

حاصل

کہ مال اور اولاد کا ہونا ایک طرح کی

آزمائش ہے کہ دیکھئے مال کی محبت کو اللہ تعالیٰ کی محبت پر قربان کرتے ہیں۔ کہ اس کی راہ میں مال کو خرچ کرتے ہیں۔ تاکہ اللہ تعالیٰ راضی ہو جائے اور یا مال کی محبت اللہ تعالیٰ کی راہ میں حائل ہوتی ہے کہ مال خرچ نہ ہونے پائے۔ اللہ تعالیٰ راضی رہے یا نہ رہے۔ اب جو شخص اللہ تعالیٰ کی رضامندی چاہتا ہے۔ وہ مال کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرے گا۔

دوسرا حصہ

بعض کو عذاب عظیم میں مبتلا کرے گا

اس کے شواہد

اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا سَوَآءٌ عَلَیْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ ۝ خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰی قُلُوْبِهِمْ وَعَلٰی سَمْعِهِمْ ط وَعَلٰی اَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ وَّ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِیْمٌ ۝ (سورۃ البقرہ ع ۱ پ ۱)

ترجمہ۔ بے شک جو لوگ انکار کر چکے ہیں برابر ہے۔ انہیں تو ڈرائے یا نہ ڈرائے وہ ایمان نہیں لائیں گے۔ اللہ نے ان کے دلوں اور کانوں پر مُہر لگا دی ہے اور انکی آنکھوں پر پردہ ہے اور ان کے لئے بڑا عذاب ہے۔

حاصل

یہ ہے کہ ان لوگوں کی بداعمالی کے باعث ان کے دلوں اور کانوں پر اللہ تعالیٰ نے مُہر لگا دی ہے اور ان کے لئے بہت بڑا عذاب ہے اور یہ سب کچھ ان کی اپنی بد اعمالیوں کی وجہ ہے۔

دُوسرا

وَلَا تَکُوْنُوْا کَالَّذِیْنَ تَفَرَّقُوْا وَاخْتَلَفُوْا مِنْ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْبَیِّنٰتُ ط وَاُولٰٓئِکَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِیْمٌ ۝ (سورہ آل عمران ع ۱۱ پ ۴)۔

ترجمہ۔ اُن لوگوں کی طرح مت ہو جو منفرق ہو گئے۔ بعد اس کے کہ اُن کے پاس واضح احکام آئے۔ انہوں نے اختلاف کیا ان کے لئے بڑا عذاب ہے۔

انہیں کس دن بڑا عذاب ہوگا۔ یَّوْمَ تَبْیَضُّ وُجُوْهٌ وَّ تَسْوَدُّ وُجُوْهٌ ج فَاَمَّا الَّذِیْنَ اسْوَدَّتْ وُجُوْهُهُمْ قف اَکَفَرْتُمْ بَعْدَ اِیْمَانِکُمْ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا کُنْتُمْ تَکْفُرُوْنَ ۝ (سورۃ آل عمران ع ۱۱ پ ۴)

ترجمہ۔ جس دن بعضے مُنہ سفید اور بعضے سیاہ ہونگے۔ سو وہ جن کے مُنہ سیاہ ہوں گے۔ ان سے کہا جائے گا۔ کیا تم ایمان لاکر کافر ہو گئے تھے۔ اب اس کفر کرنے کے بدلے میں عذاب چکھو۔

تیسرا

وَلَا یَحْزُنْکَ الَّذِیْنَ یُسَارِعُوْنَ فِی الْکُفْرِ ج اِنَّهُمْ لَنْ یَّضُرُّوا اللّٰهَ شَیْئًا ط یُرِیْدُ اللّٰهُ اَلَّا یَجْعَلَ لَهُمْ حَظًّا فِی الْاٰخِرَةِ ج وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِیْمٌ ۝ (سورۃ آل عمران ع ۱۸۔ پ ۴) ترجمہ۔ اور وہ لوگ آپ کو غم میں نہ ڈال دیں۔ جو کفر کی طرف دوڑتے ہیں۔ وہ اللہ کا کچھ نہیں بگاڑیں گے۔ اللہ ارادہ کرتا ہے کہ آخرت میں انہیں کوئی حصہ نہ دے اور ان کے لئے بڑا عذاب ہے۔

حاصل

یہ ہے کہ وہ لوگ کفر کرکے کچھ اپنا ہی بگاڑ رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ ان کے کفر کے باعث آخرت میں ان کا کوئی حصہ راحت کا نہ ہو۔ بلکہ بہت بڑے عذاب ہی میں مبتلا ہوں۔

چوتھا

مَنْ کَفَرَ بِاللّٰهِ مِنْ بَعْدِ اِیْمَانِهٖٓ اِلَّا مَنْ اُکْرِهَ وَقَلْبُهٗ مُطْمَئِنٌّ بِالْاِیْمَانِ وَلٰکِنْ مَّنْ شَرَحَ بِالْکُفْرِ صَدْرًا فَعَلَیْهِمْ غَضَبٌ مِّنَ اللّٰهِ ج وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِیْمٌ ۝ (سورۃ النحل ع ۱۴ پ ۱۴)

ترجمہ۔ جو کوئی ایمان لانے کے بعد اللہ سے منکر ہوا۔ مگر وہ مجبور کیا گیا ہو۔ اور اس کا دل ایمان پر مطمئن ہو اور لیکن وہ جو دل کھول کر منکر ہوا تو انپر اللہ کا غضب ہے اور ان کے لئے بہت بڑا عذاب ہے۔

کیوں

آگے قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ ان کے گمراہ ہونے کا سبب بیان فرماتا ہے۔ ذٰلِکَ بِاَنَّهُمُ اسْتَحَبُّوا الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا عَلَی الْاٰخِرَةِ لا وَاَنَّ اللّٰهَ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الْکٰفِرِیْنَ ۝ اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰی قُلُوْبِهِمْ وَسَمْعِهِمْ وَاَبْصَارِهِمْ ج وَاُولٰٓئِکَ هُمُ الْغٰفِلُوْنَ ۝ لَا جَرَمَ اَنَّهُمْ فِی الْاٰخِرَةِ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝ (سورۃ النحل ع ۱۴۔ پ ۱۴)۔ ترجمہ۔ یہ اس لئے کہ انہوں نے دنیا کی زندگی کو آخرت پر محبوب بنایا اور نیز اس لئے کہ اللہ کافروں کو ہدایت نہیں دیتا۔ یہ وہی ہیں کہ اللہ نے ان کے دلوں پر اور کانوں پر اور آنکھوں پر مُہر کر دی ہے اور وہی غافل بھی ہیں۔ ضرور وہی لوگ آخرت میں نقصان اُٹھانے والے ہیں۔

یعنی

ان لوگوں کے دنیا کو آخرت پر ترجیح دینے کے باعث اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں اور کانوں اور آنکھوں پر مہر لگا دی ہے۔ اس لئے حق کی بات سمجھ نہیں سکتے۔ کیونکہ ان کے دل پر مہر لگی ہوئی ہے اور حق کی بات گویا سن نہیں سکتے۔ کیونکہ ان کے کانوں پر مہر لگی ہوئی ہے۔ اور حق بات کا نتیجہ دیکھ بھی نہیں سکتے۔ کیونکہ ان کی آنکھوں پر مہر لگی ہوئی ہے۔

پانچواں

اِنَّ الَّذِیْنَ یَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ الْغٰفِلٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ لُعِنُوْا فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِیْمٌ ۝ (سورۃ نور ع ۳ پ ۱۸۔) ترجمہ۔ جو لوگ پاکدامنوں بے خبر ایمان والیوں پر تہمت لگاتے ہیں۔ ان پر دنیا اور آخرت میں لعنت ہے۔ اور ان کے لئے بڑا عذاب ہے۔

یعنی

پاکدامن عورتوں پر جو لوگ تہمت لگاتے ہیں جو اس گناہ سے پاکدامن بے خبر ایمان والیاں ہیں۔ ان پر دنیا اور آخرت میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے لعنت ہے اور ان کے لئے بہت بڑا عذاب ہے۔

قیامت کے دن

ان تہمت لگانے والوں کے خلاف خود انکی زبانیں اور انکے ہاتھ اور پاؤں انکے خلاف شہادت دیں گے۔ اس کے متعلق ارشاد باری تعالیٰ ملاحظہ ہو۔ یَّوْمَ تَشْهَدُ عَلَیْهِمْ اَلْسِنَتُهُمْ وَاَیْدِیْهِمْ وَاَرْجُلُهُمْ بِمَا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ (سورۃ النور ع ۳۔ پ ۱۸)

ترجمہ - جس دن ان پر انکی زبانیں اور ان کے ہاتھ پاؤں گواہی دینگے جو کچھ وہ کیا کرتے تھے۔

جب

ان کی اپنی زبانیں ان کے خلاف بولیں گی اور اپنے ہاتھ پاؤں جن سے دنیا میں کام لیا کرتے تھے۔ وہ خلاف بولیں گے تو کیا پھر ان لوگوں کیلئے جائے انکار رہے گی۔ وما علینا الا البلاغ

بقیہ شذرات صفحہ ۳ سے آگے

جس کے معنی یہ ہیں کہ اس سے کم پانی کا دودھ میں ہونا تو ناممکن ہے۔ لیکن ہو سکتا ہے کہ اس سے کہیں زیادہ پانی دودھ میں ملایا جاتا ہو۔ یہ اس شہر کا حال ہے جو مغربی پاکستان کا دارالخلافہ ہے۔ جہاں صوبائی گورنر۔ چیف سکرٹری انسپکٹر جنرل پولیس اور دوسرے بڑے بڑے حکام موجود ہیں۔ ان سب کی موجودگی میں دودھ میں اس قدر پانی کی ملاوٹ اس امر کا بیّن ثبوت ہے۔ کہ ہماری قوم کے دل میں قانون کا ذرہ بھر احترام باقی نہیں رہا دوسرے شہروں میں تو حالات اس سے کہیں بدتر ہونگے۔ قیاس کن زگلستان من بہار مرا دودھ اور باقی اشیائے خورد ونوش میں ملاوٹ کرنیوالے انسانیت کے بدترین دشمن ہیں۔ اس لئے وہ کسی ہمدردی کے مستحق نہیں لیکن قانون ان سے نرمی کا برتاؤ کرتا ہے اس کا نتیجہ ہمارے سامنے ہے۔ ملاوٹ کا مرض دن بدن بڑھتا جا رہا ہے۔ ع

مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی

اس جرم کا استیصال کرنے کیلئے ضروری ہے کہ قانون میں ترمیم کر کے اس کی سزا بڑھا دی جائے۔ ہماری رائے میں مجرمین کو برسرعام بید زنی کی سزا دی جائے تاکہ ان کو اور ان کے علاوہ دوسروں کو بھی عبرت ہو۔ آج کل ملاوٹ کی سزا عام طور پر جرمانہ ہوتی ہے۔ بعض مقدمات میں دو تین ماہ قید بامشقت کی ہلکی سزا دی جاتی ہے۔ جرمانہ ادا کرنے والے مجرم پہلے سے زیادہ اس جرم کا ارتکاب کرنے لگتے ہیں۔ تاکہ جرمانہ کی رقم پوری کر سکیں۔ یہ لوگ دو تین ماہ کی قید بامشقت کی بھی پرواہ نہیں کرتے۔ ان حالات میں اس جرم کے استیصال کے لئے عبرتناک سزا کا ہونا بیحد ضروری ہے۔

مجلس ذکر منعقدہ ۱۳ ذی الحجہ سنہ ۱۳۷۹ھ مطابق ۹ جون سنہ ۱۹۶۰ عیسوی

آج ذکر کے بعد حضرت مولانا احمد علی صاحب مدظلہ العالی نے مندرجہ ذیل تقریر فرمائی

اصلاح حال کا سبق

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۔ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ وَکَفٰی وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیۡنَ اصۡطَفٰی۔ اَمَّا بَعۡدُ

جو حضرات اس مجلس میں خالصاً لوجہ اللہ شرکت کرتے ہیں۔ ان کے لئے ایک حدیث شریف میں خوشخبری ہے۔ جس کا ترجمہ درج ذیل ہے

ذکر الٰہی کی فضیلت

ابوہریرہؓ کہتے ہیں۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ خدا کے فرشتوں کی ایک جماعت ہے۔ جو راستوں میں اُن لوگوں کو تلاش کرتی رہتی ہے جو ذکر الٰہی کرتے ہیں۔ پس جب وہ کسی جگہ ذکر الٰہی کرنیوالے لوگوں کو پالیتے ہیں تو اپنے ساتھیوں سے پکار کر کہتے ہیں۔ آؤ اپنے مقصد کی طرف آؤ۔ (یعنی ذکر الٰہی کو سننے اور ذکر اللہ کرنے والوں سے ملنے کے لئے) اس کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ پس وہ فرشتے (آجاتے ہیں اور) اپنے پروں سے ذکر الٰہی کرنے والوں کو ڈھانپ لیتے ہیں اور آسمان دنیا تک پھیل جاتے ہیں۔ پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب فرشتے واپس جاتے ہیں تو ان کا پروردگار ان سے پوچھتا ہے۔ حالانکہ وہ اُن سے زیادہ اپنے بندوں کے حال سے واقف ہوتا ہے کہ میرے بندے کیا کہہ رہے تھے ہیں۔ فرشتے کہتے ہیں تیری پاکی بیان کر رہے تھے۔ تیری عظمت و بزرگی کا ذکر کر رہے تھے۔ تیری تعریف کر رہے تھے اور عظمت کے ساتھ تجھ کو یاد کر رہے تھے۔ پھر خداوند تعالےٰ فرشتوں سے پوچھتا ہے۔ کیا انہوں نے مجھ کو دیکھا ہے۔ فرشتے کہتے ہیں۔ قسم ہے خدا کی انہوں نے تجھ کو نہیں دیکھا۔ خداوند تعالیٰ کہتا ہے۔ اگر وہ مجھ کو دیکھ لیتے تو ان کا کیا حال ہوتا۔ فرشتے کہتے ہیں۔ اگر وہ تجھ کو دیکھ لیتے تیری بہت زیادہ عبادت کرتے اور بہت زیادہ تیری بزرگی بیان کرتے۔ اور بہت زیادہ تیری پاکی کا ذکر کرتے۔ پھر خداوند تعالےٰ پوچھتا ہے وہ مجھ سے کیا مانگتے ہیں۔ فرشتے کہتے ہیں۔ وہ تجھ سے جنت مانگتے ہیں۔ خدا تعالیٰ پوچھتا ہے۔ کیا انہوں نے جنت کو دیکھا ہے فرشتے کہتے ہیں۔ نہیں خدا کی قسم انہوں نے جنت کو نہیں دیکھا۔ خدا کہتا ہے۔ اگر وہ جنت کو دیکھ لیتے تو ان کا کیا حال ہوتا۔ فرشتے کہتے ہیں۔ اگر وہ جنت دیکھ لیتے تو جنت کی خواہش ان میں بڑھ جاتی جنت کی طلب ان میں زیادہ ہو جاتی۔ اور جنت کی طرف ان کی رغبت بہت بڑھ جاتی۔ پھر خدا پوچھتا ہے اور وہ کس چیز سے پناہ مانگتے ہیں۔ فرشتے کہتے ہیں دوزخ کی آگ سے۔ خدا پوچھتا ہے۔ کیا انہوں نے دوزخ دیکھا ہے۔ فرشتے کہتے ہیں نہیں۔ خدا کی قسم اے پروردگار اس کو انہوں نے نہیں دیکھا۔ خداوند تعالیٰ کہتا ہے۔ اگر وہ دوزخ کو دیکھ لیتے۔ ان کا کیا حال ہوتا۔ فرشتے کہتے ہیں۔ اگر وہ دوزخ کو دیکھ لیتے تو وہ اس سے بہت زیادہ بھاگتے۔ اور بہت زیادہ خوفزدہ ہوتے خداوند تعالےٰ کہتا ہے۔ میں تم کو گواہ بناتا ہوں کہ میں نے ان کو بخش دیا۔ (یہ سُن کر) ان فرشتوں میں سے ایک فرشتہ کہتا ہے ان لوگوں میں تو ایک ایسا بھی شخص تھا۔ جو ان میں شامل نہ تھا۔ راہ چلتا کھڑا ہو گیا تھا۔ خداوند تعالیٰ فرماتا ہے۔ وہ (یعنی ذکر الٰہی کرنے والے لوگ) ایسے بیٹھنے والے ہیں کہ نہیں محروم رکھا جاتا۔ ان کے پاس بیٹھنے والا۔ بخاری

جو حضرات چالیس پچاس میل سے آتے ہیں۔ ان کے لئے یہ سستا سودا ہے کہ مغفرت کی خوشخبری ہے۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔ جتنا حلقۂ ذکر بڑا ہوتا ہے اتنے ہی زیادہ فرشتے گواہ ہوتے ہیں۔ ذکر کرتے وقت گرمی کے باعث جو تکلیف ہوتی ہے۔ اس کو دُور کرنے کے لئے پنکھا ہلانے والوں کو بھی اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائے۔ یہ دُہرا ثواب

پاسے ہیں۔

آج یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ آپ حضرات یہاں اصلاح حال کا سبق پڑھنے کے لئے آتے ہیں۔ اصلاح قال بھی ہوتی ہے اور اصلاح حال بھی ہے۔ فارسی کا ایک شعر ہے ؎

قال را بگذار بنگر بسوئے حال
بر اشہد تو خندہ زند اسہد بلالؓ

تو تو اشہد ان لا الہ الا اللہ کہتا ہے۔ مگر بلال حبشیؓ تو اسہد کہتا تھا مگر بلال حبشیؓ کے اشہد کی قبولیت تھی۔ کیونکہ وہ عشق الٰہی سے کہتا تھا اس کا درجہ زیادہ تھا۔ مگر تیرے خیال میں غلط کہتا تھا۔ تیرے اشہد پر وہ ہنستا ہے۔ اگرچہ وہ غلط پڑھتا تھا جس طرح ہمارے بنگالی ج کو ز بولتے ہیں۔ اسی طرح موذن رسولؐ بھی ش کو س بولتا تھا۔

انسان پر بڑی ذمہ داریاں ہیں۔ آیت والذاکرین اللہ کثیرًا کے تحت میں نے بہت کچھ عرض کیا ہے۔ انسان پر حقوق کے انبار چڑھے ہوئے ہیں۔ حقوق اللہ اور حقوق العباد ان کو نبھانا بڑا مشکل کام ہے۔ انسان کی اصلاح اس طرح ہونی چاہیئے کہ اللہ تعالےٰ بھی راضی ہو اور اللہ کی مخلوق بھی راضی ہو۔ سینکڑوں میں کوئی ہوگا۔ جس کے تعلقات خالق اور مخلوق دونوں سے درست ہوں۔ کوئی کہیں گرا ہوا ہے تو کوئی کہیں گرا ہوا ہے۔ لین دین میں کم دینے والوں کے لئے اس آیت میں وعید آئی ہے

وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِينَ ۝ الَّذِينَ إِذَا اكْتَالُوا عَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفُونَ ۝ وَإِذَا كَالُوهُمْ أَو وَّزَنُوهُمْ يُخْسِرُونَ ۝

(سورۃ المطففین (آیت ۱ تا ۳ پ ۳۰) ترجمہ کم تولنے والوں کے لئے تباہی ہے وہ لوگ کہ جب لوگوں سے ماپ کر لیں تو پورا لیں اور جب ان کو ماپ یا تول کر دیں تو گھٹا کر دیں) تو گویا کم تولنے اور کم ماپنے والوں کے دوزخ ہے۔ آپ یہاں اصلاح حال کے لئے آتے ہیں۔ جیسے ماں بچہ کی تربیت کرتی ہے۔ اسی طرح میں آپ کی تربیت کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ اس حال کو درست کر دے۔ تو بیڑا پار ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔ ایک شخص تھا۔ جس وقت اس کے ماں باپ مرے تھے۔ تو وہ دوزخی تھا۔ ان کے مرنے کے بعد یہ مسلسل ان کیلئے دعائے مغفرت کرتا رہا اللہ تعالےٰ باغیوں کی فہرست سے اس کا نام کاٹ کر بہشتیوں کی فہرست میں داخل کر دیتے ہیں۔ کیونکہ مرنے کے بعد یہ ان کے حقوق پورے کرتا رہا ہے۔ اللہ تعالےٰ کا فضل شامل حال ہو۔ اور اللہ والوں کی صحبت نصیب ہو تو قال حال بن جاتا ہے۔ جن کی اصلاح ہو جاتی ہے ان کا زاویہ نگاہ یہ ہوتا ہے کہ کسی کی حق تلفی نہ ہو۔ لاہور میں بعض جگہ عورتوں کی لڑائی کئی کئی دن رہتی ہے۔ صبح لڑائی دوپہر کو لڑائی۔ شام کو لڑائی۔ گھر کے کام کاج سے ذرا فرصت ملی اور لڑائی شروع۔ کوئی تمیز نہیں کوئی عقل نہیں کہ کیا بک رہی ہیں۔ یاد رکھو اصلاح حال بڑی مشکل ہے۔ شیخ سے محبت عقیدت ادب ہو تو پھر ان کی صحبت سے اصلاح حال ہو جاتی ہے۔

حضرت دین پوریؒ میری بیعت کے بعد چالیس سال تک زندہ رہے ہیں۔ مگر میں نے چالیس سال میں ان کی کوئی تقریر نہیں سنی۔ ان سے عقیدت اور محبت سے جو اصلاح ہوئی ہے۔ اس کا کوئی اندازہ نہیں ہے۔ میں نے جو کچھ وہاں پایا۔ اس کی قدر میں ہی جانتا ہوں

آج سے تیس پینتیس برس پہلے لاہور میں ایک پارٹی میرے خلاف بنی تھی۔ اس نے میرے خلاف طوفان بدتمیزی کھڑا کیا۔ لوگوں سے شعر لکھوا کر اخبارات میں چھپوائے موچی اور دہلی دروازہ کے باہر جلسے کرائے۔ کہ مولوی احمد علی نے یہ جو مدرسہ قاسم العلوم بنایا ہے۔ عورتیں رکھنے کے لئے بنایا ہے۔ لاحول ولا قوۃ۔ مولانا اشرف علی صاحبؒ سے میرے خلاف فتویٰ مانگا تو انہوں نے لکھا کہ احمد علی جو کچھ کہتا ہے۔ ٹھیک کہتا ہے۔ میرا بڑا لڑکا مولوی حبیب اللہ جب لاہور میں تھا۔ اسٹریلیا مسجد میں جمعہ پڑھاتا تھا میرے مخالفین میں سے ایک عالم نے کہا کہ تمہارے باپ میں ایک خوبی ہے کہ لوگ تو اُسے برا کہتے ہیں۔ مگر وہ کسی کو بُرا نہیں کہتے اپنے مخالفوں کے خلاف کبھی ایک لفظ بھی منہ سے نہیں نکالتے۔ چپ رہتے ہیں۔

حضرت دین پوری رحمۃ اللہ علیہ کا ایک مخالف تھا۔ سال کے بارہ مہینے مقدمہ بازی کرتا رہتا تھا۔ حضرت نے اسکے خلاف ساری عمر کبھی کچھ نہیں کہا۔ بلکہ ایک مرتبہ سرکاری درخت کاٹنے کے جرم میں پکڑا گیا تو حضرت نے چھڑا دیا۔ بلکہ وہ لکڑیاں بھی دلوا دیں۔ حضرت امروٹیؒ نے دادا مرحوم کے مزار مبارک کا گنبد گرا کر ...... گاؤں والوں کے لئے ان اینٹوں سے کنوواں بنوا دیا۔ حضرت دین پوری نے مسجد کے نمازیوں کے لئے ایک کنوواں کھدوایا تھا۔ وہ زمیندار کہتا تھا کہ مجھے کھیتوں کے لئے پانی یہاں سے دیدو۔ غرض سب سے معاملات ٹھیک رکھو اگر مرنے تک ہوش نہیں آیا اور ماں باپ کی خدمت نہیں کر سکے۔ تو ان کے مرنے کے بعد ان کے لئے دعائے مغفرت کیا کرو تو بھی وہ راضی ہو جائیں گے۔ اگر اللہ تعالےٰ ماں کے پیٹ میں ڈالنے سے پہلے حقوق کی ذمہ داری بتا دیتے تو کوئی بھی دنیا میں آنا نہ چاہتا۔ انسانوں کے بعد جانوروں کے حقوق بھی بیشمار ہیں۔ وقت پر پانی پلانا۔ چارہ ڈالنا۔ اگر گھوڑی رکھی ہوئی ہے اور وہ پیاسی ہے تم نے پانی نہیں پلایا تو تم نے جرم کیا ہے۔ جانور تھکا ہوا تھا۔ مگر بھی اس سے کام لیتے رہے۔ یہ گناہ ہے ؎

بترس از آہِ مظلوماں کہ ہنگام دعا کردن
اجابت از درِ حق بہر استقبال می آید

حاصل یہ ہے کہ میرے ہاں آپ اصلاح حال کے لئے آتے ہیں۔ اگر حفظ مراتب کا خیال نہ رکھا تو یہ بھی کھلی بے دینی ہے ؎

حفظ مراتب گر نہ کنی زندیقی

اگر بیوی کو خوش رکھا اور ماں کو ستاتے رہے تو ٹھیک جہنم میں جاؤ گے ماں کا حق اول ہے۔ بیوی بچوں کا دوم گھر میں جا کر مراقبہ کیا کریں سوچا کریں کہ کیا سن کر آئے ہیں۔ اس پر عمل بھی کیا ہے یا نہیں۔ ماں باپ بیوی بچوں بھائی بہنوں۔ رشتہ داروں۔ ہمسایوں کے حقوق پورے کئے ہیں یا نہیں۔ مجھے کوئی امید نہیں ہے۔ کہ آپ سب کی اصلاح ہو گئی ہے۔ میں چار جمعرات سے اس آیت پر آپ کو توجہ دلا رہا ہوں اگر ماں کی حق تلفی کریں گے تو اس فرمان الٰہی کے تحت اعد اللہ لہم مغفرۃ و اجرًا عظیمًا کے مستحق نہیں ہیں۔ صرف خدا کا خوف ہر برائی سے باز رکھتا ہے۔ اگر خدا کا خوف نہیں ہے تو ؎

نفس ما را کم تر از فرعون نیست
لیک اورا عون ما را عون نیست

اللہ تعالےٰ مجھے اور آپ کو تمام انسانوں کے حقوق کی نگہداشت کی توفیق عطا فرمائے اگر اپنی زندگی کو تابع رضائے الٰہی رکھینگے تو اصلاح حال ہو جائے گی۔ اصلاح حال یہ ہے کہ کوئی تمہارے حقوق پورے کرے یا نہ کرے۔ تم ضرور اس کے حقوق پورے کرو۔ زندوں کے حقوق کے علاوہ مردوں کے حقوق بھی ہیں۔ اپنے فوت شدہ والدین کے لئے اتنی دعائیں کرو کہ تمہاری دعاؤں کی برکت سے ان کی قبریں بہشت کا باغ بن جائیں۔ اور ان کے لئے جنت واجب ہو جائے۔

مجھے اپنے بزرگوں سے ماں باپ سے زیادہ محبت ہے۔ ماں باپ نے جنا ہے لیکن فیض بزرگوں سے ملا ہے۔ اپنے شیخ کے لئے بھی دعا کیا کیجئے۔ ماں نے تو صرف دودھ پلایا ہے۔ مگر شیخ نے نفس کشی کرائی اور انانیت فنا کر کے رکھدی ہے اللہ کی رضا کے مطابق اپنی ہستی کو فنا کرنا سیکھیے۔ گھر میں بیٹھ کر سوچا کیجئے۔ مراقبہ میں سوچا کیجئے کہ مجھے کیا سکھایا گیا ہے۔ اور میں کیا کر رہا ہوں۔ حاسبوا قبل ان تحاسبوا۔

بڑا مشکل کام ہے جبتک اللہ کی رضا محبوب مقصود نہ ہو جائے۔ انانیت نہیں مرتی شیخ سے عقیدت ہو تو کچھ قال سے اور کچھ حال سے اصلاح حال ہوتی ہے۔ اول ماں باپ کو راضی کیجئے۔ پھر بیوی کو پھر اولاد کو۔ اللہ تعالیٰ تمام ذوی الحقوق کے حقوق ادا کرنیکی توفیق عطا فرمائے آمین یا الٰہ العالمین

محبوب سبحانی قطب ربانی شیخ عبدالقادر جیلانی کی دو نادر کتابیں

غنیۃ الطالبین اردو - ترجمہ سید عبدالدائم الجلالی سابق پرنسپل اورینٹل کالج رامپور
مترجم صحاح ستہ مفسر تفسیر بیان السبحان ہدیہ بجلد ۸ روپے مجلد ۹ روپے

فتوح الغیب ترجمہ عبدالرحمٰن طارق بی اے - ہدیہ مجلد دو روپے ۸ آنے

حضرت علی ہجویری المعروف گنج بخش لاہوری رحمۃ اللہ علیہ

کشف المحجوب (اردو) ترجمہ عبدالرحمٰن طارق بی اے ہدیہ بجلد پانچ روپے - مجلد چھ روپے

زینب بنت زہرا مولفہ محمد وارث کامل ہدیہ مجلد -/۸/۲

سہ کتب یکمشت منگوانے پر محصول ڈاک معاف۔

منگوانے کا پتہ
مدنی کتب خانہ چوک گمٹی روڈ لاہور
فہرست کتب مفت طلب فرمادیں

جناب عبدالرشید صاحب سوداگر (اوکاڑہ کینٹ) ★

غضب

غصہ یا غضب کی بڑھتی ہوئی رفتار کو اگر بر وقت نہ روکا جائے اور اسے انسانی مزاج میں بے محل سر اٹھانے کی اجازت دے دی جائے تو اسکی شعلہ باریوں سے نہ تو قصر آب و گل محفوظ رہ سکتا ہے اور نہ ہی کاخ آخرت۔ گویا دین و دنیا دونوں کا خسارہ ہے۔ تو جو چیز دین و دنیا کیلئے باعث نقصان ہو۔ اس سے جہاں تک ہو سکے دور ہی رہنا چاہیئے۔ اس سے دور رہنے اور اسکی خرابیوں سے بچنے کے لئے ایک نسخہ کیمیا یہ بھی ہے کہ اللہ تعالےٰ کے اس ارشاد "وَ اَنْ تَعْفُوْا اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى" (معاف کر دینا پرہیزگاری سے زیادہ قریب ہے) پر سختی سے عمل کیا جائے۔ کیونکہ غضب کو مشتعل کرنے اور بھڑکانے والا جذبہ جذبۂ انتقام ہے اور جب معافی اور درگزر سے کام لینے کی عادت پختہ ہو گی۔ تو انتقام کی خواہش بھی جنم نہیں لے گی۔ اس طرح جذبۂ انتقام سرد ہوگا۔ تو آتش غضب بھی نہ بھڑکیگی کیونکہ

غضب کا مبدا جذبۂ انتقام ہے۔ جس شدت سے جذبۂ انتقام بڑھے گا۔ اسی شدت سے غضب شعلہ بار ہوگا۔

کیفیت

غصہ و انتقام کے وقت جسم انسان میں نہایت ہیبتناک طوفان برپا ہوتا ہے۔ خون کا جوش خطرناک حد تک پہنچ جاتا ہے تیز ابی دماغ میں زہریلے دھوئیں کی گردش سرعت اختیار کر لیتی ہے۔ اور جسم کا ہر عضو بے قابو ہو کر لرزنے لگتا ہے۔ ظاہر ہے۔ کہ ایسی نازک حالت میں جبکہ نظام جسمانی متزلزل ہو عقل کا کہاں گزر۔ یہ بے چاری بے سروسامان ہو کر تاریک پردوں میں پناہ ڈھونڈتی پھرتی ہے۔ غضب کی ایک ہلکی سی ضرب سے عقل و حواس اس قدر ضعیف و بے بس ہو جاتے ہیں کہ ان میں معمولی سی حرکت کرنے کی بھی سکت باقی نہیں رہتی

بقول حکماء کہ غصہ والے انسان کا جسم پہاڑ کے غار کی طرح ہو جاتا ہے۔ جس میں آگ کی گرمی خطرناک شعلے دود سموم اس قدر بھرا ہوا ہوتا ہے۔ کہ اس غار سے سوائے شور و غوغا کے اور کچھ سنائی نہیں دیتا۔ اس صورت میں اس پر قابو پانا نا ممکن ہو جاتا ہے۔ کیونکہ جو چیز اس تباہ کن آگ کے بجھانے کے لئے استعمال کی جائے گی۔ وہی چیز اس کی شدت اور تیزی میں اضافہ کرے گی۔ نصیحت۔ وعظ۔ تسکین۔ غرض ہر چیز باعث زیادتی غضب ہوگی۔ اس مقام پر انسانوں کے غضب کی کیفیت ان کے مزاج کے اختلاف کی وجہ سے ایک دوسرے سے مختلف ہوگی۔ کسی کے مزاج کی ترکیب مثل دیا سلائی کے ہے کہ نہایت خفیف سی رگڑ سے بھڑک اٹھتی ہے۔ کسی کے مزاج کا قوام روغن کی طرح ہے جس کے بھڑکانے کے لئے کچھ زیادہ اسباب کی ضرورت ہوتی ہے اور کوئی خشک یا تر چوب کی مانند ہے۔ حتیٰ کہ بعض طبیعتیں ایسی بھی ہوتی ہیں جن کا مشتعل کرنا آسان نہیں ہوتا۔ لیکن جب سبب متواتر ہو تو مراتب کی اقسام برابر ہو جاتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ تھوڑی سی آگ جو معمولی رگڑ سے لکڑی میں پیدا ہو جاتی ہے۔ بڑے بڑے جنگل اور درخت خواہ وہ خشک ہوں یا تر جل جاتے ہیں۔ غرضیکہ غضبناک آدمی کے متعلق سے اس امر کی امید بہت کم رہتی ہے۔ کہ وہ سلامت روی پر قائم رہے

بقول سقراط۔ میں اس کشتی کی سلامتی کا زیادہ امیدوار ہوں۔ جسے سخت ہوا اور دریا کے طوفان کی شدت کی ایسے بھنور میں ڈال دے جس میں بڑی بڑی چٹانیں ہوں اور سخت پتھروں پر دے مارے۔ اس سے کہ شعلہ زن غضب ناک آدمی سلامت رہے بہر حال غصہ یا غضب کو پینا بڑی پتّا ماری کا کام ہے۔ ارشاد قرآن کریم

"وَ اِذَا مَا غَضِبُوْا هُمْ يَغْفِرُوْنَ" (اور جب غصہ آئے تو وہ معاف کر دیتے ہیں) یہاں قوت غضبیہ کی روک تھام کا حکم دیا گیا ہے۔

ایک دوسری جگہ قرآن میں مومن کی شان یہ بیان کیگئی ہے وَالْكَاظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ اور پی جاتے ہیں غصہ اور معاف کرتے ہیں لوگوں کو اور اللہ دوست رکھتا ہے نیکی کرنے والوں کو)

بیشک غصہ کو پی جانا بڑی بات ہے۔ اس سے بڑی بات یہ کہ دوسروں کی غلطیوں اور زیادتیوں کو معاف کرکے ان کے ساتھ احسان اور مروت کا سلوک کیا جائے۔ چنانچہ قرآن حکیم نے اسی کی تعلیم دی ہے الغرض اسکے بے جا استعمال سے حتی الامکان پرہیز کرنا چاہیئے۔ اگرچہ اس کا پیدا ہونا طبعی امر ہے تاہم احتیاط ضروری ہے

حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک صحابی نے دریافت کیا کہ آپ مجھے کوئی مختصر سا عمل تعلیم فرمادیں۔ جس کو میں کر سکوں اور جو میری نجات کا بھی باعث ہو۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "لا تغضب" یعنی غصہ مت کر۔ سائل نے تین مرتبہ یہی سوال کیا۔ آپ نے ہر موقعہ یہی فرمایا "لا تغضب"

آئین کمیشن کے سوالنامہ

کے جوابات ۲۰ جون سے قبل صدر صاحب آئین کمیشن اسمبلی چیمبرز مال روڈ لاہور کے پتہ پر بھجوا دیئے جائیں۔ کتاب وسنت کی روشنی میں خالص اسلامی دستور مرتب کرانے کے لئے اسلام پسند مخلص مسلمانوں کو اپنی سعی و جہد تیز تر کر دینی چاہیئے۔ تائیدی فارم بحساب ۸ روپے فی سیکڑہ پتہ ذیل سے جلد از جلد منگوائے جاسکتے ہیں۔

ناظم مرکزی دفتر نظام العلماء بیرون دہلی دروازہ لاہور

غنیۃ الطالبین مترجم
مع
فتوح الغیب عربی معہ مستند اور معتبر اردو ترجمہ
مولفہ محبوب سبحانی حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رح
چھپ کر مارکیٹ میں آگئی ہے
دو جلدوں میں کامل
قیمت ۲۴ روپے + محصولڈاک دو روپے
آرڈر کے ہمراہ چوتھائی رقم پیشگی بھیجئے۔
مکتبہ شعیب حبیب منزل روڈ کراچی ۱ فون ۳۲۰۸۹

پاکستانی مصنوعات کی سرپرستی فرمائیں
چاند مارکہ بنیانیں جرسی مفلر سوئٹر وغیرہ ہمیشہ استعمال کریں
منجانب
اسلام ہوزری فیکٹری
۱۳ بی شاہ عالم مارکیٹ لاہور

جناب محمد مقبول عالم صاحب بی اے لاہور

دوزخیوں کی بے بسی کا ایک منظر

دربار الٰہی سے فیصلہ ہو چکا ہے اور بدکردار منکرین حق دوزخ میں داخل کیے جا چکے ہیں۔ سنو! دوزخی آپس میں جھگڑا کر رہے ہیں اور ایک دوسرے کو ملامت کر رہے ہیں

عام دوزخی (اپنے گمراہ کرنیوالے قائدین سے) ہم کمزور تھے تمہارے پیچھے چلتے رہے۔ کیا اب تم ہماری مدد کرو گے اور اس آگ کے عذاب سے کچھ خلاصی دلاؤ گے؟

قائدین۔ بھائیو! ہم تمہارے ساتھ دوزخ میں داخل ہو چکے ہیں۔ اور اس وقت ہم سب دوزخ میں پڑے ہیں۔ اللہ تعالےٰ بندوں کے درمیان فیصلہ کر چکا۔ اب کوئی کسی کے کام نہیں آسکتا۔

عام دوزخی یہ جواب سن کر لاجواب ہو جاتے ہیں اور آخر بڑی بے بسی سے دوزخ کے داروغوں کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ کہ شاید وہ کچھ مدد کر سکیں۔

عام دوزخی۔ اے دوزخ کے داروغو! اپنے رب سے ہماری سفارش کرو۔ کہ ہمارا عذاب ایک دن ہی کے لئے ہلکا کر دے۔

دوزخ کے داروغے۔ کیا اللہ کے رسول تمہارے پاس روشن احکام لے کر نہیں آئے تھے؟ تم نے کیوں انکار کیا اور ان کی مخالفت کی؟ سفارش ہمارا کام نہیں۔ ہم تو عذاب پر مقرر ہیں۔ سفارش کام تھا رسولوں کا مگر تم ان کی مخالفت ہی کرتے رہے

عام دوزخی۔ ہاں اللہ کے رسول تو آئے تھے۔

دوزخ کے داروغے۔ تو پھر تمہاری درخواست بے فائدہ ہے۔ آج اللہ کے حکموں کا انکار کرنے والوں کی کوئی درخواست قبول نہیں ہو سکتی اور ان کی کوئی مدد نہیں کی جا سکتی۔

اس پر فیصلہ الٰہی صادر ہوتا ہے اور اعلان ہوتا ہے

فیصلہ الٰہی۔ ہماری مدد رسولوں اور ایمان لانے والوں کے لئے ہوا کرتی ہے۔ ہم ان کی دنیا کی زندگی میں مدد کرتے ہیں اور آخرت میں بھی مدد کرتے ہیں۔ لیکن قیامت کے دن ظالم منکروں کا کوئی عذر نہیں سنا جائے گا۔ ان پر لعنت ہے اور اُن کے لئے بُرا گھر ہے۔

(ماخوذ از آیات ربانی۔ سورۃ المومن ۴۷۔۴۸۔۵۲)

ایک دوزخی جنتی کا واقعہ

انس رض کہتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ دنیا کا بڑا مالدار اور نعمت والا قیامت کے دن لایا جائے گا اور اس کو آگ کے گڑھے میں ایک غوطہ دیا جائے گا۔ اور کہا جائیگا آدم کے بیٹے! کیا تو نے کبھی بھلائی دیکھی ہے (یعنی آرام و آسائش حاصل کی ہے) کیا دنیا میں نعمت و راحت کبھی تجھے نصیب ہوئی ہے۔ وہ (عذاب کے خوف سے) کہے گا۔ نہیں خدا کی قسم اے پروردگار نہیں۔ پھر جنتیوں میں سے ایک شخص کو لایا جائے گا۔ جس نے دنیا میں سخت محنت کی ہوگی۔ اور غم برداشت کیا ہوگا۔ اور اس کو جنت میں ایک غوطہ دیا جائے گا۔ اور پوچھا جائے گا۔ آدم کے بیٹے! کیا تو نے کبھی محنت و مشقت کا منہ دیکھا ہے۔ کیا تو نے کبھی رنج و غم اٹھایا ہے۔ وہ کہے گا۔ نہیں خدا کی قسم اے پروردگار میں نے کبھی محنت و مشقت نہیں دیکھی اور نہ کبھی غم و الم سے سابقہ ہوا۔

تذکرۃ الخلیل سوانح حیات مولانا خلیل احمد صاحب رح محدث سہارنپوری رح
و دیگر اکابرین نور اللہ مرقدہم کی ایک جلد درکار ہے
خط و کتابت کا پتہ:۔ طبیب امیر علی خیر المدارس ملتان شہر

از جناب عبدالرحمن صاحب لدھیانوی (شیخوپورہ)



تمباکو نوشی وغیرہ کے نقصانات

اسلام کا پیغام

اسلام ایک عالمگیر دین ہے اور وہ ساری کائنات انسانی کے لئے اصلاح و ہدایت کا پیغام لے کر آیا ہے۔ مختلف مذاہب و ادیان میں جو اخلاقی و روحانی برائیاں۔ خامیاں اور کمزوریاں رونما ہو گئی ہیں۔ ان کی اصلاح کرنا اس دین کا پہلا کام ہے اور اس دین کے ماننے والوں کا یہ فریضہ ہے کہ وہ راہ راست سے بھٹکے ہوئے انسانوں کو جیسے بھی بن پڑے نرمی محبت اور شفقت کے ساتھ سمجھا بجھا کر صراط مستقیم پر ڈالنے کی کوشش کریں۔ خدانخواستہ کوئی مفید چیز اگر آپ کی کوشش سے ہاتھ نہ آئے تو اس پر غم و اضطراب یا ناگواری بالکل نہ ہونی چاہیئے اور جو خوش بختی سے حاصل ہو جائے۔ تو اس پر اکڑنا اور اترانا زیب نہیں دیتا۔

لِّكَيْلَا تَأْسَوْا عَلَىٰ مَا فَاتَكُمْ وَلَا تَفْرَحُوا بِمَا آتَاكُمْ (پ۲۷ ع ۱۹) ترجمہ۔ غم نہ کھایا کرو اس پر جو ہاتھ نہ آیا اور نہ شیخی کیا کرو اس پر جو تم کو اس نے دیا۔

بلکہ ہمیں اپنے معطی کا ہمیشہ شکر گزار ہونا چاہیئے۔ تاکہ اس شکر گزاری کے صلہ میں مزید انعامات عطا ہوں اور ہم دارین میں بامراد رہیں

امت محمدیہ کا طغرائے امتیاز

اللہ تعالےٰ نے اپنی کتاب مقدس قرآن پاک میں اعلان فرمایا ہے۔ كُنتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ (سورۃ آل عمران آیت ۱۱۰) ترجمہ تم ایک بہترین امت ہو۔ لوگوں کی اصلاح کے لئے پیدا کئے گئے ہو۔ نیکی کا حکم دیتے ہو اور برائی سے روکتے ہو۔

اس امت محمدیہ کا طغرائے امتیاز یہ ہے کہ سارے جہان کی رہبر اور ساری دنیا کے انسانوں کے لئے اخلاق و اعمال و عقائد و کردار میں نمونہ ہو۔ نیکی کا حکم اور برائی کی ممانعت اتنی اہم ذمہ داری اور اس قدر عظیم الشان کام ہے کہ قرآن پاک نے اس کو مختلف پیرائے میں مختلف مقامات پر بیان کیا ہے۔ مومنین کی صفات کا قرآن مجید نے جہاں تذکرہ کیا ہے۔ وہاں انکی یہ خوبیاں بھی بیان کی ہیں۔

اس دنیا میں کتنے خوش نصیب مسلمان ہر زمانے میں موجود رہے ہیں۔ جو لوگوں کو برائیوں سے چھڑا کر نیکیوں کی شاہراہ پر ڈالنے کی جد و جہد کرتے ہیں۔ اور ایسے نیک بخت مومنین سب سے کٹ کر اللہ تعالےٰ کے آگے سر جھکاتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ کا حق ادا کر کے غریبوں کو سہارا دیتے ہیں۔

إِنَّ اللَّهَ مَعَ الَّذِينَ اتَّقَوا وَّالَّذِينَ هُم مُّحْسِنُونَ ۝ پ۱۴۔ ع ۲۲۔ ترجمہ بے شک اللہ تعالےٰ پرہیزگاروں کے ساتھ ہے۔ جو نیک شعار ہیں۔

اے کاش! لوگ سمجھیں کہ یہ خدمت کتنی اہمیت رکھتی ہے۔ جو لوگ برائی میں مبتلا ہیں۔ ان کو سمجھانا اور برائی سے روکنا کس قدر ضروری ہے۔

مگر شرط یہ ہے کہ ایسے عمدہ خوشگوار طریق پر کہ آپ کے مخاطب کی کسی عنوان سے ذلت اور بدنامی نہ ہو۔ بلکہ محبت اور پیار کے انداز میں تاکہ یہ بات اس کے قلب میں جگہ پکڑے۔

یہ بھی ذہن نشین رکھئے کہ کسی فاسق کو دیکھ کر اپنے دل میں یہ خیال نہ کیجئے۔ کہ میں خود اس سے اچھا ہوں۔ فعل خلاف شریعت کو تو برا جاننا چاہیئے۔ مگر فاعل کو حقیر نہیں جاننا چاہیئے۔ کیونکہ مومن کا قلب محل ایمان و محبت ہے۔ نہ محل کینہ و کدورت۔

ایک دفعہ حضرت رسول الثقلین ؐ نے فرمایا۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔ تم ضرور بھلائی کا حکم کرو اور برائی سے روکو۔ ورنہ قریب ہے وہ زمانہ کہ تم پر رب العزت ایک عذاب مسلط کر دیگا۔ پھر حال یہ ہو جائیگا کہ تم دعا کرو گے اور اللہ تعالےٰ قبول نہ فرمائے گا۔

ملفوظات حضرت مولانا تھانویؒ

حضرت مولانا تھانویؒ فرماتے ہیں کہ دنیا میں جتنے بھی مضر افعال ہوتے ہیں۔ خواہ وہ فاعل کی ذات تک محدود ہوں۔ خواہ دوسروں تک متعدی ہوں۔ خواہ ان کا نقصان رعایا تک پہنچے۔ خواہ سلطنت تک۔ ایسے افعال کا سبب دو امر میں منحصر ہے۔ ایک عقل کا ضعف و فتور۔ دوسرا کسی جذبہ نفسانی کی قوت اور غلبہ

اب میں دعوے سے کہتا ہوں کہ ہر نشہ لانے والی چیز میں یہ دونوں اثر موجود ہیں چنانچہ یہ بات مشاہدہ میں آچکی ہے۔ کہ نشہ والی چیز کے استعمال سے عقل زائل یا ضعیف ضرور ہو جاتی ہے اور جو لوگ اسکے عادی ہیں۔ انکی حالت قبل از نشہ اور بعد از نشہ دیکھ کر موازنہ کیا جاسکتا ہے۔ نیز اس حالت میں بعض افعال ضعف عقل کی وجہ سے ایسے صادر ہو جاتے ہیں جن کا ضرر تمام عمر تک دامنگیر رہتا ہے اسی طرح بعض منشیات کے استعمال سے شہوت و غضب کو ہیجان ہوتا ہے۔ اور تمام خرابیوں کی جڑ ان ہی دو قوتوں کا حد اعتدال سے بڑھ جانا ہے۔

دوسرے یہ کہ تجربہ سے ثابت ہے اکثر طبیعتوں میں جذبات نفسانیہ کا مقابلہ کرنا بہت مشکل ہے۔ یہ کچھ مذہب ہی میں طاقت رکھی گئی ہے۔ گو مسکرات کا ضرر عقلی دلائل سے ثابت ہے۔ مگر اسلام نے اس مجرب اصول کی رعایت فرما کر مذہب کے طور پر اس کو حرام قرار دیا۔ تاکہ یہ بالکل بند ہو جائے۔

اسلام نے دو عنوان اختیار کئے ہیں ایک حاکمانہ اور دوسرا حکیمانہ۔ کیونکہ بعض طبائع پر مذہب کا اتباع غالب ہوتا ہے ان پر حاکمانہ عنوان زیادہ مؤثر ہوتا ہے۔ اور بعض طبائع پر فلسفہ کا رنگ غالب ہوتا ہے۔ ان پر حکیمانہ عنوان زیادہ موثر ہوتا ہے۔

سورہ مائدہ میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ اے ایمان والو! شراب، بت اور تیر (جن سے جاہلیت کے زمانے میں باہمی تقسیم کیا کرتے تھے) یہ سب شیطانی پلید کام ہیں۔ پس ان سے پرہیز کرو۔ تاکہ نجات پاؤ۔ شیطان چاہتا ہے کہ وہ شراب اور جوئے کی وجہ سے تمہارے درمیان بغض و عداوت ڈالے اور تم کو اللہ کی یاد اور نماز سے روک دے۔ تو کیا تم ان سے باز آؤ گے؟

حضرت عائشہ صدیقہ رضہ فرماتی ہیں کہ

حضور سردار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ہر نشہ لانے والی چیز حرام ہے۔ جو چیز ایک فرق یعنی پیمانہ کی مقدار میں نشہ لانے والی ہو۔ اس کا ایک چلو بھی حرام ہے۔ یا ایک گھونٹ فرمایا۔ (ترمذی)

حقہ کشی غیبت کا موجب ہے

گو حقہ کشی حرام نہیں ہے۔ مگر ایک قبیح، فضول اور لغو عادت ہے۔ اس میں سراسر نقصان ہی نقصان ہے۔ بلکہ حقہ نوشوں کی مجلس غیبت و چغلخوری کا اڈہ بن جاتی ہے۔ جہاں دو آدمی حقہ پینے بیٹھے، وہیں ایک دوسرے کے خلاف چہ میگوئیاں اور حکومت کے خلاف نکتہ چینی شروع ہو جاتی ہے اور غیبت و چغلخوری کا دور دورہ شروع ہو جاتا ہے۔ حالانکہ شریعت میں اسکی سخت ممانعت ہے۔ اللہ تعالے قرآن پاک میں فرماتا ہے۔ اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ (پ-۲۶-ع ۱۴)۔ ترجمہ کیا تم میں سے کوئی ایک شخص چاہتا ہے کہ وہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھائے۔ پس تم اس سے کراہت کروگے۔

تضییع اوقات:۔ تمباکو نوشی میں بہت سا قیمتی وقت ضائع ہوتا ہے جبتک پورا سامان نہ ہو۔ انسان یہ عادت پوری نہیں کر سکتا۔ اس کے لئے تین اجزاء ضروری ہیں (۱) پینیدہ (۲) نے (۳) ٹوپی یا چلم۔ اگر ان میں سے ایک چیز بھی موجود نہ ہو تو بیکار ہے۔ پانی اور آگ کی اشد ضرورت ہوتی ہے۔ بعض دفعہ سفر کے دوران میں اگر پانی ملتا ہے۔ تو آگ نہیں ملتی اور اگر آگ دستیاب ہوتی ہے تو پانی نہیں ملتا۔ سخت حیرانی اور پریشانی کا مقابلہ کرنا پڑتا ہے۔ بامر مجبوری سگریٹ کا استعمال کرنا پڑتا ہے جو حقہ سے بھی زیادہ مُضر ہے۔ جبکہ خشکی پیدا کرتا ہے اور دماغ و اعصاب کو کمزور کرتا ہے یہ وقت اور روپیہ اس کے تیار کرنے اور پینے میں خرچ کیا جاتا ہے۔ اگر اس کو کسی نیک مصرف میں لایا جائے تو اس سے کیا اچھے ثمرات حاصل ہوں۔

پھر بعض لوگ اس قدر خوگر ہو جاتے ہیں کہ ان کو حقہ کشی کے بغیر اجابت ہی نہیں ہوتی۔ وہ صبح سویرے جو عبادت اور یاد الہٰی کا وقت ہوتا ہے۔ حقہ کا سامان تیار کرنے میں ضائع کر دیتے ہیں ایسے عمدہ وقت کو اس فعل قبیح میں ضائع کرنے پر انسان کو کس قدر افسوس اور ماتم کرنا چاہیئے۔ صلحا اور ابرار تو ذکر و فکر اور مراقبہ میں مصروف ہو کر خدا تعالیٰ کی تسبیح و تحمید میں سرشار ہوتے ہیں۔ اور یہ بدقسمت ان سعید گھڑیوں کو حقہ کی نذر کر دیتا ہے۔

بہ بیں تفاوت راہ از کجا تا بکجا

وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ پ ۱۸ ع ۱) اور جو بیہودہ باتوں سے اعراض کرتے ہیں۔ یعنی فضول و بیکار مشغلوں میں وقت ضائع نہیں کرتے۔ کوئی دوسرا لغو اور مکی بات کہے تو ادھر سے منہ پھیر لیتے ہیں۔ جو مرد حقہ پینے کے عادی ہیں۔ ان کی بیویاں بھی اس فعل کے ارتکاب کرنے والوں سے تنگ آ جاتی ہیں۔ ان کو بھی اس بُرے فعل میں ممد و معاون بننا پڑتا ہے۔ خواہ وہ اسکو پسند کریں یا نہ کریں۔ تاہم وہ اپنے شوہروں کو خوش رکھنے اور تعمیل احکام کی بجا آوری میں مجبور ہوتی ہیں۔

حقہ کشی سے آگ لگنے کا اندیشہ

بعض اوقات حقہ کشی آگ لگنے کا بھی موجب ہو جاتی ہے۔ آندھی کے وقت یکایک آگ کے ذرّے منتشر ہو جاتے ہیں اور وہ سلگ سلگ کر کسی عمارت اور کل سامان کو جلا کر راکھ بنا دیتے ہیں۔

حقہ کشی یا سگریٹ اور بیڑی وغیرہ فضول خرچی اور اسراف کی وجہ سے بہت بُری عادتیں ہیں۔ اس میں مالی نقصان بہت زیادہ ہے۔ مُلک میں کروڑوں روپے صرف اسی بیہودہ اور فضول چیز پر برباد کئے جاتے ہیں۔ اگر یہی رقم کسی کار خیر میں استعمال کی جائے تو دین و دنیا میں سرخروئی حاصل ہوتی۔

تمباکو نوش کے مُنہ میں بدبو پیدا ہو جاتی ہے۔ جس سے دُوسرے لوگوں کو نفرت ہوتی ہے۔ سفر کے دوران گاڑی اور بس وغیرہ میں ان کو بڑی تکلیف ہوتی ہے۔ جہاں کہیں بھی اجتماع ہوتا ہے یہ شکایت پیدا ہو جاتی ہے۔

مساجد میں رسولؐ اکرم نے کچا پیاز وغیرہ کھا کر آنے سے بھی ممانعت فرمائی ہے کیونکہ بدبو سے فرشتوں کو بھی نفرت ہوتی ہے

تمباکو و سگریٹ نوشی محض اسراف ہے۔

مال خدا کی بڑی نعمت ہے۔ اس کو بیجا اڑانا بڑی ناشکری ہے۔ فضولخرچی یہ ہے کہ معاصی اور لغویات میں خرچ کیا جائے خدا کا دیا ہوا مال فضول اور بے موقع مت اڑاؤ۔ یہ فعل شیطان کی تحریک اور اغواء سے وقوع میں آتا ہے۔ آدمی ناشکری کر کے شیطان کے مشابہ ہو جاتا ہے۔ اسی لئے فرمایا اِنَّ الْمُبَذِّرِيْنَ كَانُوْٓا اِخْوَانَ الشَّيٰطِيْنِ ۭ وَكَانَ الشَّيْطٰنُ لِرَبِّهٖ كَفُوْرًا ۝ (پ ۱۵ ع ۳) ترجمہ۔ بے شک فضول خرچ شیطانوں کے بھائی ہیں اور شیطان اپنے رب کا ناشکرا ہے۔ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ ۝ (پ ۸ - ع ۱۰)۔ بیشک اللہ تعالیٰ فضولخرچ لوگوں کو محبوب نہیں رکھتا۔ (مطلب) مضر صحت چیزوں میں استعمال کرنا بھی اسراف میں داخل ہے۔

تمباکو نوشی کی تاریخ

تمباکو کا اصلی وطن امریکہ ہے۔ وہاں سے یورپ، پھر وہاں سے ہندوستان لایا گیا۔ اور آج کل دنیا میں کوئی ایسا ملک نہیں۔ جہاں تمباکو نہ پیا جاتا ہو۔

یہ بری عادت انسانوں میں بھیڑ چال کا نتیجہ ہے۔ برطانیہ میں ہر سال تمباکو نوشی پر تین کروڑ پونڈ سے زیادہ رقم خرچ ہو جاتی ہے۔ یہ اس قوم کا حال ہے۔ جس کا لوہا دنیا بھر کی قومیں مانتی ہیں اور جسے علم و فضل میں کمال حاصل ہے۔

ہندوستان میں سنہ ۱۶۰۵ء سے تمباکو کا رواج شروع ہوا ہے۔ گذشتہ ساڑھے تین سو سال میں تمباکو نوشی نے یہاں تک فروغ پایا ہے کہ آج گھر گھر اس بُری عادت نے گھیر رکھا ہے۔ امیروں اور رئیسوں کے گھروں میں تمباکو پینا ایک قسم کی تفریح اور تواضع کا سامان سمجھا جاتا ہے۔ قسم قسم کے مُرصّع قیمتی پیچدار حقے رکھے ہوئے ہیں۔ جن کو تازہ کرنے کے لئے تنخواہ دار ملازم رکھے جاتے ہیں۔ ادھر مزدور پیشہ لوگوں کا تو یہ شغل عام ہے یہ چار دانگ عالم میں کروڑوں کے گلے کا ہار بنا ہوا ہے۔

تمباکو کے دھوئیں میں زہریلا اثر

ماہرین نے تمباکو کے دھوئیں کی جانچ پڑتال کی ہے اور انھوں نے دریافت کیا ہے کہ تمباکو کے دھوئیں میں کاربانک ایسڈ گیس کے علاوہ اس میں ایک نہایت زہریلا تیزاب ہوتا ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ اس میں سے تیل کی مانند ایک چیز نکلتی ہے۔ کہ اگر اس کا ایک قطرہ سانپ کی زبان پر

پڑ جائے تو وہ فوراً ہلاک ہو جائے۔

تیسری چیز ایک قسم کا کھار ہوتا ہے جو اس قدر زہریلا ہوتا ہے کہ اگر اس میں سے ایک رتی بھی کسی تندرست "کتے" کو کھلا دیں تو ہمیشہ کی نیند سو جائے جس شخص کو ایک مرتبہ تمباکو پینے کی بری عادت پڑ جاتی ہے۔ پھر اس سے پیچھا چھڑانا مشکل ہو جاتا ہے۔ اپنے مضر اثرات کے لحاظ سے یہ افیون سے کسی صورت میں بھی کم نہیں۔ یہ ایک طرح کی میٹھی چھری ہے۔ جو انسانی قواء کو کاٹ رہی ہے۔ حقہ نوشی سے سر چکرا جاتا ہے۔ منہ اور حلق خشک ہو جاتا ہے۔ دل انجن کی طرح آواز دیتا ہے۔ جسم میں آگ سی لگی معلوم ہوتی ہے۔

تمباکو نوشی کا اخلاق پر بُرا اثر

تمباکو انسان کو کمزور اور پست حوصلہ بنا دیتا ہے۔ قوت ارادی کا دشمن ہے۔ اس کے پینے سے اعصاب کمزور اور جسم ڈھیلا ہو جاتا ہے۔ چہرے پر مُردنی سی چھا جاتی ہے۔ دماغ۔ بینائی۔ پھیپھڑوں۔ دل اور جگر کو کمزور کر دیتا ہے۔ ایک امریکن ڈاکٹر کا بیان ہے کہ سگریٹ پینے والے لڑکوں کے اخلاق پر بھی اس کا بُرا اثر پڑتا ہے۔ ابتداء میں رگ و ریشہ میں ایک خمار سا محسوس ہوتا ہے۔ لیکن اسکے بعد اُن میں سُستی سی پیدا ہو جاتی ہے اکثر طلباء کو بکثرت تمباکو پینے سے تپ محرقہ ہو جاتا ہے۔ پھر دل دھڑکنے کی بیماری لگ جاتی ہے۔ یہاں تک کہ پاگل خانہ کی ہوا کھانی پڑتی ہے۔ نوّے فی صدی انسانوں کو تمباکو پینے سے دل کی دھڑکن ہو جاتی ہے۔

ایک ڈاکٹر کا قول ہے کہ "تمباکو پینے کی مضر عادت ڈالنے سے اپنا گلا گھونٹ کر مر جانا بہتر ہے"۔ تمباکو کا زہریلا اثر دانتوں کو نقصان پہنچاتا ہے۔ گلے میں خراش اور دانتوں میں بدبو پیدا کرتا ہے پھر بعض اوقات کھانسی اور دمہ تک نوبت پہنچتی ہے۔

حکومت کی طرف سے پابندی

باوجودیکہ گورنمنٹ نے اسکی فروخت پر ٹیکس لگایا ہوا ہے اور زمینداروں سے اسکی پیداوار پر بحساب فی من کافی ٹیکس وصول کیا جاتا ہے۔ مگر پھر بھی اس کا استعمال روز بروز بڑھ رہا ہے۔

عبرت کا مقام ہے کہ ہمارے پاکستان میں جہاں سیلاب، گرانی افلاس۔ ملیریا۔ تپدق اور قسم قسم کی بیماریوں سے آئے دن گھر کے گھر برباد ہو رہے ہیں۔ وہاں کروڑوں روپے ہر سال تمباکو نوشی جیسی بُری عادت پر خرچ کیئے جاتے ہیں۔

کئی دفعہ حکام کی طرف سے اس بُری عادت کو روکنے کی بڑے زور شور سے کوشش کی گئی مگر بمصداق ع

مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی

بچوں کے والدین اور سکول و کالج کے اساتذہ و پروفیسران صاحبان کو تمباکو نوشی کے خلاف جہاد کرنا چاہیئے۔ کیونکہ یہ مشاہدہ ہے کہ بڑے بڑے ذہین اور ہونہار لڑکے تمباکو نوشی کے باعث ناکارہ ہو گئے ہیں اور کئی بڑے نیک نہاد لڑکے شریر النفس اور بُزدل بن گئے ہیں۔

دنیا میں جس قدر مشہور عالم اور فاضل ہو گزرے ہیں۔ انہوں نے عمر بھر تمباکو کو ہاتھ نہیں لگایا۔ شاید یہی وجہ ہے کہ ان کی عمر دراز۔ دل مضبوط تھے۔ دماغ قوی اور جسم توانا تھے۔

اے طالب علمو! اگر تم چاہتے ہو۔ کہ تمہارے جسم مضبوط اور توانا رہیں۔ دل و دماغ تندرست اور عقل روشن ہو، اخلاق پاکیزہ ہوں تو آج ہی پختہ عہد کر لو کہ عمر بھر تمباکو نوشی کے پاس نہ پھٹکو گے۔

خلاصہ

آج دُنیا بھر کی قوموں کے بیشتر افراد تمباکو نوشی جیسی بُری عادت میں مبتلا ہیں اور یہ مختلف شکلوں میں استعمال کیا جا رہا ہے۔ تمباکو کو پان کے ساتھ چبایا جاتا ہے۔ تمباکو نسوار کی شکل میں استعمال کیا جاتا ہے۔ تمباکو ہونٹوں میں دبایا جاتا ہے۔ حقہ۔ پائپ۔ چرٹ۔ سگار بیڑی میں پیا جانا۔ ان سب کے اثرات نہایت مضر ہیں۔ حیرانی کی بات ہے کہ پھر بھی لوگ اس کو کثرت سے برتتے ہیں۔ اس میں شک نہیں کہ یہ دماغ اور رگوں کو تکان بھوک اور تفکرات سے عارضی راحت دیتا ہے لیکن جب انسان اس کا عادی ہو جاتا ہے تو پھر اس قبیح عادت کو ترک کرنا محال ہو جاتا ہے۔ ابتدا میں جی متلاتا ہے۔ مدہوشی سی محسوس ہوتی ہے اور قے آنے لگتی ہے۔ لیکن بعد ازاں یہ اثرات زائل ہو جاتے ہیں۔ صرف زہریلا اثر باقی رہتا ہے۔ جو خون میں سرایت کرتا اور مختلف امراض کی پیدائش کا باعث بنتا ہے۔

تمباکو اسراف میں داخل ہے۔ اللہ تعالیٰ فضول خرچ لوگوں کو پسند نہیں کرتا۔ جب انسان اس قبیح عادت کا غلام بن جاتا ہے تو وہ اسکے بغیر چند گھڑیاں بھی گزارہ نہیں کر سکتا۔ روٹی ملے یا نہ ملے لیکن وہ تمباکو کو نہیں چھوڑ سکتا اور آج کل نوجوان سگریٹ نوشی کے اس قدر دلدادہ ہو گئے ہیں کہ وہ دس دس روپے کے سگریٹ روزانہ پھونک دیتے ہیں۔ بچپن میں تو سگریٹ نوشی خاص طور سے مضر ہے۔ دل و دماغ پر اس کا بہت بُرا اثر پڑتا ہے۔ جسم و جان میں کمزوری آ جاتی ہے اور متعدد بیماریوں کا شکار ہو جاتا ہے۔ اس کے نشوونما میں ایک رُکاوٹ بن جاتی ہے۔ یہ بُری عادت بچوں کو دروغگوئی دھوکہ دہی اور چوری کرنیکا عادی بنا دیتی ہے۔ جو طلباء سگریٹ نوش ہیں۔ وہ اپنی جماعت میں پھسڈی رہتے ہیں اور وہ کھیلوں وغیرہ میں بھی پیچھے رہ جاتے ہیں۔

کس قدر افسوس کا مقام ہے کہ آدمی ایسی گندی اور صحت کو تباہ کرنے والی مخرب اخلاق اور مذہب سے دُور کرنیوالی تمباکو نوشی کی عادت میں مبتلا ہو۔ طرہ یہ ہے کہ یہ قبیح عادت عورتوں میں بھی رائج ہے۔ جن کا بُرا اثر ان کے بچوں کی صحت و جسامت پر لازمی طور پر ہوگا چونکہ بچہ سگریٹ نوش ماں کا دودھ استعمال کرے گا۔ اس لئے قدرتی طور پر اس کا اثر اس کے جسم اور دل و دماغ میں سرایت کریگا۔ کئی بچے اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں حقہ نوشی کے زیادہ استعمال سے کئی مستورات بانجھ ہو جاتی ہیں۔

حقہ اور سگریٹ نوشی کی قبیح عادت کو ترک کرنے کے لئے مضبوط قوت ارادی اور عزم بالجزم درکار ہے۔ اسے آہستہ آہستہ نہیں گھٹانا چاہیئے۔ بلکہ یکدم چھوڑ دینا چاہیئے۔ حقہ نوش تھوڑے سے ذائقہ کی خاطر بے شمار خرابیاں خرید لیتا ہے۔

(۱) نقصان مایہ (۲) ضعف قلب (۳) خرابیٔ گلو (۴) ضعف بصر و شامہ (۵) ضعف قوائے حواس خمسہ (۶) سُستی دماغ و رگ و ریشہ (۷) دم کشی

الغرض جو شخص خوش و خرم رہنے تندرست و توانا اور عمر دراز کا متمنی ہو۔ اس کو چاہیئے کہ وہ سگریٹ۔ بیڑی اور تمباکو وغیرہ کے استعمال سے کلی طور پر اجتناب کرے۔

وَ یَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ ۝ پ ۱۴ ع ۱۹ (ترجمہ اللہ تعالےٰ بے حیائی اور نامعقول کام سے روکتا ہے۔

فحشاء سے مراد بیحیائی کی باتیں ہیں۔ جن کا منشاء شہوت اور بہیمیت کی افراط ہو منکر۔ معروف کی ضد ہے۔ یعنی نامعقول کام۔ جن پر فطرت سلیمہ اور عقل صحیح انکار کرے۔ گویا کہ قوت وہمیہ شیطانیہ کے غلبہ سے قوت عقلیہ ملکیہ دب جائے۔

ترک لایعنی۔ انسان کو چاہیئے کہ اپنی عمر کے ایک ایک سانس کو قیمتی اور بہت بڑی نعمت سمجھ کر آخرت کی ہمیشہ باقی رہنے والی نعمتوں کے کمانے میں خرچ کرے۔ اور اپنے آپ کو یہی نہیں کہ گناہوں سے بچائے۔ بلکہ فضول باتوں اور بیکار کاموں سے بھی بچائے۔ جن کے کرنے سے دین و دنیا کا کوئی فائدہ نہ ہو۔ کیونکہ فضول بات اور بے فائدہ کام میں اگر گناہ بھی نہ ہو۔ تو یہ کیا تھوڑا نقصان ہے کہ اتنی دیر میں جو آخرت کی کمائی ہو سکتی تھی اس سے محروم رہ گئے۔ مومن کی شان یہ ہے کہ بہتر سے بہتر اخلاق اور زیادہ سے زیادہ اجر بڑھانے والا کام کرتا رہے اور گناہوں سے بچنے کے ساتھ ساتھ بے فائدہ باتوں اور لایعنی کاموں سے بھی بچے۔ کیونکہ اس سے نیکیوں کی رونق جاتی رہتی ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ انسان کے اسلام کی ایک خوبی بے کار چیزوں کا چھوڑ دینا ہے

اور وہ مومن یقیناً کامیاب ہیں جو لغو چیزوں سے الگ رہنے والے ہیں

وَالَّذِیْنَ ھُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ ۝ (پ ۱۸- ع ۱) وما علینا الا البلاغ۔

فن قرأۃ کے طلبہ کیلئے خوشخبری

مدرسہ حنفیہ تعلیم الاسلام جامع مسجد گنبد والی جہلم نے ماہر فن قاری محمد فضل صاحب اور قاری محمد سعد اللہ صاحب کی خدمات درجہ تجوید کیلئے حاصل کر لی ہیں جس کیلئے چند ذی استعداد طلبہ داخل کئے جائیں گے سیغہ قرأۃ کا بھی انتظام کیا گیا ہے فقط والسلام

مولانا عبد اللطیف مہتمم مدرسہ حنفیہ تعلیم الاسلام جامع مسجد گنبد والی جہلم

آقا تری تعریف کے عنواں بہت ہیں

جناب محمد رمضان صاحب سہیل جالندھری جامعہ عربیہ چنیوٹ

مخلوق خدا پر ترے احسان بہت ہیں
افسوس یہ انسان تو نادان بہت ہیں

میری تو خرد ہے تیری تعریف سے قاصر
آقا تری تعریف کے عنوان بہت ہیں

روتا ہے فلک رات کو شبنم کے بہانے
فرقت میں تری گریہ کے سامان بہت ہیں

اُمت تری محروم ہوئی دینِ متیں سے
اس دور میں غارت گرِ ایمان بہت ہیں

کم لوگ ہیں ایسے جنہیں ہے دین سے الفت
ان میں سے مگر زینتِ زندان بہت ہیں

روتے ہیں شب و روز کہ ہم خوار ہوتے ہیں
بھولے ہیں مگر تارکِ قرآن بہت ہیں

واللہ سہیل ان کی دعائیں ہیں وگرنہ
اُمت کی تباہی کے تو امکان بہت ہیں

جناب محمد شفیع عمر الدین صاحب (ٹھٹھہ)

فرقہ بندی

سب حضرات انبیاء علیہ السلام نے توحید کی تعلیم دی کہ سب انسان ایک خالق کے بندے بن کر رہیں۔

يَآ اَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوْا مِنَ الطَّيِّبٰتِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا ط اِنِّيْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ ۝ وَاِنَّ هٰذِهٖٓ اُمَّتُكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّاَنَا رَبُّكُمْ فَاتَّقُوْنِ ۝ فَتَقَطَّعُوْٓا اَمْرَهُمْ بَيْنَهُمْ زُبُرًا ط كُلُّ حِزْبٍۭ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُوْنَ ۝

(المؤمنون آیت ۵۱ تا ۵۳)

ترجمہ۔ اے رسولو! ستھری چیزیں کھاؤ۔ اور اچھے کام کرو۔ بے شک میں جانتا ہوں جو تم کرتے ہو۔ اور بے شک یہ تمہاری جماعت ایک ہی جماعت ہے۔ اور میں تم سب کا رب ہوں۔ پس مجھ سے ڈرو۔ پھر انہوں نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر لیا۔ ہر ایک جماعت اس ٹکڑے پر جو اس کے پاس ہے۔ خوش ہونے والی ہے۔

حضرت شاہ عبدالقادر صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:۔

(۱) "یعنی سب رسولوں کے دین میں یہی ایک حکم ہے کہ حلال کھانا حلال راہ سے کما کر۔ اور نیک کام کرنا۔ نیک کام سب لوگ جانتے ہیں۔

(۲) ہر ایک پیغمبر کے ہاتھ اللہ نے جو اس وقت کے لوگوں میں بگاڑ تھا۔ اس کا سنوار فرمایا ہے۔ پیچھے لوگوں نے جانا ان کا حکم جدا جدا ہے۔ آخر ہمارے پیغمبر کے ہاتھ سب بگاڑ کا سنوار اکٹھا بتا دیا۔ اب سب دین مل کر ایک دین ہو گیا۔"

سب حضرات انبیاء علیہم اسلام نے اپنی قوم کو توحید کا سبق سکھایا۔ اس اصول پر سب متفق کہ ایک اللہ کو مانیں۔ اسی کی عبادت کریں اور شرک سے بچیں۔

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا نُوْحِيْٓ اِلَيْهِ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدُوْنِ ۝

(الانبیاء آیت ۲۵)

ترجمہ۔ اور ہم نے تم سے پہلے ایسا کوئی رسول نہیں بھیجا جس کی طرف یہ وحی نہ کی ہو کہ میرے سوا اور کوئی معبود نہیں۔ سو میری عبادت کرو۔

"یعنی تمام انبیاء و مرسلین کا اجماع عقیدہ توحید پر رہا ہے۔ کسی پیغمبر نے کبھی ایک حرف اس کے خلاف نہیں کہا۔ ہمیشہ یہی تلقین کرتے آئے کہ ایک خدا کے سوا کسی کی بندگی نہیں تو جس طرح عقلی اور فطری دلائل سے توحید کا ثبوت ملتا ہے۔ اور شرک کا رد ہوتا ہے۔ ایسے ہی نقلی حیثیت سے انبیاء علیہم السلام کا اجماع دعوئ توحید کی حقیقت پر قطعی دلیل ہے۔ (حضرت شیخ الاسلام مولینا عثمانی رح)

انکار توحید

فَاخْتَلَفَ الْاَحْزَابُ مِنْۢ بَيْنِهِمْ ۚ فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ مَّشْهَدِ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ۝

(مریم) (آیت ۳۷ ع ۲ پ ۱۶)

ترجمہ:۔ پھر جماعتیں آپس میں مختلف ہو گئیں۔ سو کافروں کے لئے ایک بڑے دن کے آنے سے خرابی ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے توحید کی تعلیم دی۔ یہود نے آپ کا انکار کیا عیسائی توحید کے سبق کو بھول گئے۔ اور تثلیث پرستی میں مبتلا ہو گئے۔ توحید کی ایک ہی سیدھی راہ تھی۔ اس کو چھوڑ کر مختلف طریقوں پر چل پڑے۔ اس انکار توحید کا انجام قیامت کے دن تباہی کی صورت میں ظاہر ہو گا۔

جھٹلانے والوں کا انجام

كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ وَّالْاَحْزَابُ مِنْۢ بَعْدِهِمْ ۠ وَهَمَّتْ كُلُّ اُمَّةٍۭ بِرَسُوْلِهِمْ لِيَاْخُذُوْهُ وَجٰدَلُوْا بِالْبَاطِلِ لِيُدْحِضُوْا بِهِ الْحَقَّ فَاَخَذْتُهُمْ ۣ فَكَيْفَ كَانَ عِقَابِ

(المومن آیت ۵)

ترجمہ:۔ ان سے پہلے قوم نوح اور ان کے بعد اور فرقے بھی جھٹلا چکے ہیں۔ اور ہر ایک امت نے اپنے رسول کو پکڑنے کا ارادہ کیا۔ اور غلط باتوں کے ساتھ بحث کرتے تھے۔ تاکہ اس سے دین حق کو مٹا دیں۔ پھر ہم نے انہیں پکڑ لیا۔ پھر کیسی سزا ہوئی۔

"اللہ تعالیٰ اپنے نبیؐ کو تسلی دیتا ہے کہ لوگوں کی تکذیب کی وجہ سے گھبرائیں نہیں۔ اپنے سے پہلے انبیاء کے حالات دیکھیں کہ انہیں بھی ان کی قوم نے جھٹلایا۔ اور ان پر ایمان لانے والوں کی بھی بہت کم تعداد تھی حضرت نوح علیہ السلام جو بنی آدم میں سب سے پہلے رسول ہو کر آئے۔ جبکہ لوگوں میں اوّل اوّل بت پرستی شروع ہوئی۔ تو ان لوگوں نے انہیں بھی جھٹلایا۔ اور ان کے بعد بھی جتنے انبیاء آئے انہیں بھی ان کی امت جھٹلاتی رہی بلکہ سب نے اپنے اپنے زمانے کے نبی کو قید کرنا اور مار ڈالنا چاہا۔ اور بعض اس میں کامیاب بھی ہوئے۔ اور اپنے شبہات سے اور باطل سے حق کو حقیر کرنا چاہا۔" (ابن کثیرؒ)

باطل پرست ہلاک ہوئے اور سخت عذاب میں گرفتار ہوئے۔ اب بھی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کرے گا۔ وہ اسی طرح برباد ہو گا۔ حضرت ابن کثیرؒ فرماتے ہیں:۔

"اسی طرح اب اس امت میں سے جو اس آخری رسول کی تکذیب کرتے ہیں۔ ان پر میرے ایسے ہی عذاب نازل ہونے والے ہیں۔ یہ گو اور نبیوں کو سچا مانیں لیکن جب تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے قائل نہ ہوں گے۔ ان کی سچائی مردود ہے۔"

مرد مومن

وَقَالَ الَّذِيْٓ اٰمَنَ يٰقَوْمِ اِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ مِّثْلَ يَوْمِ الْاَحْزَابِ ۝ مِثْلَ دَاْبِ قَوْمِ نُوْحٍ وَّعَادٍ وَّثَمُوْدَ وَالَّذِيْنَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ ط وَمَا اللّٰهُ يُرِيْدُ ظُلْمًا لِّلْعِبَادِ ۝ وَيٰقَوْمِ اِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ يَوْمَ التَّنَادِ ۝

(المومن آیت ۳۰ تا ۳۲)

ترجمہ:۔ اور اس شخص نے کہا جو ایمان لایا تھا۔ کہ اے میری قوم مجھے تو تمہاری نسبت (پہلی) امتوں جیسے دن کا اندیشہ ہو رہا ہے۔ جیسا کہ قوم نوح ؑ اور عاد اور ثمود اور ان سے پچھلوں کا حال ہوا۔ اور اللہ تو بندوں پر کچھ بھی ظلم نہیں کرتا۔ اے میری قوم مجھے تم پر چیخ و پکار (قیامت) کے دن کا اندیشہ ہے۔

فرعون کی جماعت کا ایک آدمی حضرت

موسیٰ علیہ السلام کی بات سے متاثر ہوا۔ اس نے اپنے ایمان کا اظہار نہیں کیا۔ مگر حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بات اس کی سمجھ میں آ گئی۔ وہ ایمان لے آیا۔ وہ اپنی قوم کو وعظ کرتا ہے۔۔۔ جس طرح تم ظلم کر رہے ہو۔ اسی طرح ظلم کرنے والی قومیں تم سے پہلے برباد ہو چکی ہیں۔ اور قوم نوح اور قوم عاد اور دوسروں کی مثالیں تمہارے سامنے موجود ہیں۔ مجھے یہی خطرہ ہے۔ کہ کہیں تم برباد نہ ہو جاؤ۔ یہ اصولی بات ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر ظلم نہیں کرتا۔ اور ہماری حالت یہ ہے کہ ہم ظلم کرنے میں انتہا پر پہنچ گئے ہیں۔ اب کیسے زندہ رہ سکتے ہیں۔ انقلاب ضرور آئے گا۔ اے بھائیو! میں اس دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں جس دن تمہارا اجتماعی نظام برباد ہو جائے گا۔ قیامت برپا ہوگی۔ پکارنے والا داد رس نہ پائیگا۔ ہر ایک کو اپنی جان کے لالے پڑے ہوں گے۔

ظلم کا انجام

فَاخْتَلَفَ الْاَحْزَابُ مِنْ بَیْنِهِمْ ۚ فَوَیْلٌ لِّلَّذِیْنَ ظَلَمُوْا مِنْ عَذَابِ یَوْمٍ اَلِیْمٍ ۝

(الزخرف - ایت ۶۸)

ترجمہ:۔ پھر لوگ ایک دوسرے سے مختلف ہو گئے۔ پس جنہوں نے ظلم کیا ان کے لئے دردناک دن کے عذاب سے تباہی ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تعلیم تو خالص توحید کی تھی۔ مگر یہود نے آپ کا انکار کیا نصاریٰ ایمان لائے۔ مگر آپ کے بعد سیدھی راہ چھوڑ بیٹھے۔ کوئی فرقہ آپ کو خدا کا بیٹا کہنے لگا۔ کوئی تثلیث پرست ہو گیا۔ اور توحید چھوڑ کر شرک کرنے لگ گئے۔

شرک سب سے بڑا ظلم ہے

اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِیْمٌ ۝

(لقمان آیت ۱۳)

بے شک شرک کرنا بڑا بھاری ظلم ہے۔

مشرکین کی چال

فَاَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّیْنِ حَنِیْفًا ؕ فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِیْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَیْهَا ؕ لَا تَبْدِیْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ الدِّیْنُ الْقَیِّمُ ۙ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ ۝ مُنِیْبِیْنَ اِلَیْهِ وَاتَّقُوْهُ وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ ۝ مِنَ الَّذِیْنَ فَرَّقُوْا دِیْنَهُمْ وَكَانُوْا شِیَعًا ؕ كُلُّ حِزْبٍۭ بِمَا لَدَیْهِمْ فَرِحُوْنَ ۝

(الروم آیت ۳۰ تا ۳۲)

ترجمہ:۔ سو تو ایک طرف کا ہو کر دین پر سیدھا منہ کئے چلا جا۔ اللہ کی دی ہوئی قابلیت پر جس پر اس نے لوگوں کو پیدا کیا ہے۔ اللہ کی بناوٹ میں رد و بدل نہیں۔ یہی سیدھا دین ہے اکثر آدمی نہیں جانتے اسی کی طرف رجوع کئے رہو۔ اور اسی سے ڈرو۔ اور نماز قائم کرو۔ اور مشرکوں میں سے نہ ہو جاؤ۔ جنہوں نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔ اور کئی فرقے ہو گئے۔ سب فرقے اسی سے خوش ہیں۔ جو ان کے پاس ہے۔

حاشیہ حضرت شیخ الاسلام شبیر احمد صاحب عثمانیؒ:۔

(لِلدِّیْنِ حَنِیْفًا) یعنی جو گمراہی سے کسی طرح نکلنا نہیں چاہتا۔ اسے شرک کی دلدل میں پڑا رہنے دو۔ اور تم ہر طرف سے منہ موڑ کر ایک خدا کے ہو رہو۔ اور اس کے سچے دین کو پوری توجہ اور یک جہتی سے تھامے رہو۔

(فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِیْ) اللہ تعالیٰ نے آدمی کی ساخت اور تراش شروع سے ایسی رکھی ہے۔ کہ اگر وہ حق سمجھنا اور قبول کرنا چاہے تو کر سکے۔ اور بدءً فطرت سے اپنی اجمالی معرفت کی ایک چمک اس کے دل میں بطور تخم ہدایت ڈال دی ہے۔ کہ اگر گرد و پیش کے احوال اور ماحول کے خراب اثرات سے متاثر نہ ہو۔ اور اصلی طبیعت پر چھوڑ دیا جائے۔ تو یقیناً دین حق کو اختیار کرے۔ کسی دوسری طرف متوجہ نہ ہو۔ "عہد الست" کے قصہ میں اسی کی طرف اشارہ ہے۔ اور احادیث صحیحہ میں تصریح ہے۔ کہ ہر بچہ فطرت (اسلام) پر پیدا ہوتا ہے۔ بعدہٗ ماں باپ اسے یہودی نصرانی اور مجوسی بنا دیتے ہیں۔ ایک حدیث قدسی میں ہے۔ کہ میں نے اپنے بندوں کو حنفا پیدا کیا۔ پھر شیاطین نے اغواء کر کے انہیں سیدھے راستہ سے بھٹکا دیا۔ بہرحال دین حق، دین حنیف اور دین قیم وہ ہے کہ اگر انسان کو اس کی فطرت پر مخلی بالطبع چھوڑ دیا جائے۔ تو اپنی طبیعت سے اسی طرف جھکے تمام انسانوں کی فطرت اللہ تعالیٰ نے ایسی ہی بنائی ہے۔ جس میں کوئی تفاوت اور تبدیلی نہیں۔ فرض کرو اگر فرعون اور ابوجہل کی اصلی فطرت میں یہ استعداد اور صلاحیت نہ ہوتی۔ تو ان کو قبول حق کا مکلف بنانا صحیح نہ ہوتا جیسے اینٹ، پتھر یا جانوروں کو شرائع کا مکلف نہیں بنایا۔ فطرت انسانی کی اسی یکسانیت کا یہ اثر ہے۔ کہ دین کے بہت سے اصول مہمہ کو کسی نہ کسی رنگ میں تقریباً سب انسان تسلیم کرتے ہیں۔ گو ان پر ٹھیک ٹھیک قائم نہیں رہتے حضرت شاہ صاحبؒ لکھتے ہیں: "یعنی اللہ تعالیٰ سب کا مالک حاکم، سب سے نرالا، کوئی اس کی برابر نہیں۔ کسی کا زور اس پر نہیں۔ یہ باتیں سب جانتے ہیں۔ اس پر چلنا چاہئے۔ ایسی ہی کسی کے جان و مال کو ستانا، ناموس میں عیب لگانا، ہر کوئی برا جانتا ہے۔ ایسے ہی اللہ کو یاد کرنا۔ غریب پر ترس کھانا۔ حق پورا دینا۔ دغا نہ کرنا۔ ہر کوئی اچھا جانتا ہے۔ اس (راستہ) پر چلنا ہی دین سچا ہے۔ یہ امور فطری تھے۔ مگر" ان کا بندوبست پیغمبروںؑ کی زبان سے اللہ تعالیٰ نے سکھلا دیا۔

(لَا تَبْدِیْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ) یعنی اصل پیدائش کے اعتبار سے کوئی فرق اور تغیر و تبدل نہیں۔ ہر فرد انسان کی فطرت قبول حق کے لئے مستعد بنائی۔ یا یہ مطلب کہ اللہ نے جس فطرت پر پیدا کیا۔ اس کو تم اپنے اختیار سے بدل کر خراب نہ کرو۔ بیج تم میں ڈال دیا ہے۔ اسے بے توجہی یا بے تمیزی سے ضائع مت ہونے دو۔

(ذٰلِكَ الدِّیْنُ الْقَیِّمُ) یعنی سیدھا دین یہی فطرت کی آواز ہے۔ پر بہت لوگ اس نکتہ کو نہیں سمجھتے۔

(مُنِیْبِیْنَ اِلَیْهِ) یعنی اسے دین پکڑے رہو۔ اسی کی طرف رجوع ہو کر۔ اگر محض دنیوی مصلحت کے واسطے یہ کام کئے تو دین درست نہ ہوگا۔ آگے دین فطرت کے چند اہم اصول کی طرف توجہ دلائی ہے۔ مثلاً اتقاء (خدا سے ڈرتے رہنا) نماز قائم رکھنا، شرک جلی و خفی سے بیزار اور مشرکین سے علیحدہ رہنا اپنے دین میں پھوٹ نہ ڈالنا

(مِنَ الَّذِیْنَ فَرَّقُوْا) یعنی دین میں فطرت کے اصول سے علیحدہ ہو کر ان لوگوں نے اپنے مذہب میں پھوٹ ڈالی۔ بہت فرقے بن گئے۔ ہر ایک کا عقیدہ الگ۔ مذہب و مشرب جدا۔ جس کسی نے غلط کاری یا ہوا پرستی سے کوئی عقیدہ قائم کر دیا۔ یا کوئی طریقہ ایجاد کر لیا۔ ایک جماعت اسی کے پیچھے ہو گئی۔ تھوڑے دن بعد وہ ایک فرقہ گیا۔ پھر ہر فرقہ اپنے ٹھہرائے ہوئے اصول و عقائد پر خواہ وہ کتنے ہی مہمل کیوں نہ ہوں۔ ایسا فریفتہ اور مفتون ہے

کہ اپنی غلط کاری کا امکان بھی اس کے تصور میں نہیں آتا۔"

غالب جماعت

اِنَّمَا وَلِیُّکُمُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوا الَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ وَیُؤْتُوْنَ الزَّکٰوۃَ وَھُمْ رٰکِعُوْنَ ۝ وَمَنْ یَّتَوَلَّ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا فَاِنَّ حِزْبَ اللّٰہِ ھُمُ الْغٰلِبُوْنَ ۝

المائدہ آیت ۵۴-۵۵

ترجمہ:۔ تمہارا دوست تو اللہ اور اس کے رسول اور ایماندار لوگ ہیں۔ جو نماز قائم کرتے ہیں۔ اور زکوٰۃ دیتے ہیں۔ اور وہ عاجزی کرنے والے ہیں۔ اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول اور ایمانداروں کو دوست رکھے۔ تو اللہ کی جماعت وہی غالب ہونے والی ہے۔

حاصل یہ نکلا کہ دوستی کے قابل (۱) اللہ (۲) اس کا رسولؐ اور ایماندار ہیں۔

دوستی کے قابل ایماندار (۱) نماز کو پابندی کے ساتھ باقاعدہ ادا کرتے ہیں (۲) زکوٰۃ باقاعدہ دیتے ہیں (۳) عاجزی کرنے والے ہیں۔

ان اصولوں کی پابند جماعت اللہ کی جماعت ہے۔ اور یہی جماعت غالب آنے والی ہے۔

وَاِنَّ جُنْدَنَا لَھُمُ الْغٰلِبُوْنَ ۝

(والصفت آیت ۱۷۳)

ترجمہ:۔ اور بے شک ہمارا ہی لشکر غالب رہے گا۔

"یعنی یہ بات علم الٰہی میں ٹھہر چکی ہے۔ کہ منکرین کے مقابلہ میں خدا تعالیٰ اپنے پیغمبروں کو مدد پہنچاتا ہے۔ اور آخر کار خدائی لشکر ہی غالب ہو کر رہتا ہے۔ خواہ درمیان میں حالات کتنے ہی پلٹے کھائیں۔ مگر آخری فتح اور کامیابی مخلص بندوں ہی کے لئے ہے۔ باعتبار حجت و برہان کے بھی۔ ہاں شرط یہ ہے کہ "جُند" فی الواقع "جُنْدُ اللّٰہ" ہو۔ (حضرت شیخ الاسلام عثمانیؒ)

جسے اللہ مدد کرے۔ ان کا غالب ہونا یقینی ہے۔

وَنَصَرْنٰھُمْ فَکَانُوْا ھُمُ الْغٰلِبِیْنَ ۝

(والصفت آیت ۱۱۶)

ترجمہ:۔ اور ہم نے ان کی مدد کی پس وہی غالب رہے۔

یعنی اللہ تعالیٰ کی مدد سے موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کے ساتھ کامیاب رہے۔ اور فرعون اپنی قوم سمیت غرق ہوا۔

کامیاب گروہ

لَا تَجِدُ قَوْمًا یُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ یُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ وَلَوْ کَانُوْٓا اٰبَآءَھُمْ اَوْ اَبْنَآءَھُمْ اَوْ اِخْوَانَھُمْ اَوْ عَشِیْرَتَھُمْ ط اُولٰٓئِکَ کَتَبَ فِیْ قُلُوْبِھِمُ الْاِیْمَانَ وَاَیَّدَھُمْ بِرُوْحٍ مِّنْہُ ط وَیُدْخِلُھُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِھَا الْاَنْھٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْھَا ط رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ وَرَضُوْا عَنْہُ ط اُولٰٓئِکَ حِزْبُ اللّٰہِ ط اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰہِ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝

(المجادلۃ آیت ۲۲)

ترجمہ:۔ آپ ایسی قوم نہ پائیں گے جو اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتی ہو۔ اور ان لوگوں سے بھی دوستی رکھتے ہوں جو اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرتے ہیں۔ گو وہ ان کے باپ یا بیٹے یا بھائی یا کنبے کے لوگ ہی کیوں نہ ہوں یہی وہ لوگ ہیں۔ جن کے دلوں میں اللہ نے ایمان لکھ دیا ہے۔ اور ان کو فیض سے قوت دی ہے۔ اور انہیں بہشتوں میں داخل کرے گا۔ جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہونگی وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے۔ اللہ ان سے راضی ہوا۔ اور وہ اس سے راضی ہوئے یہی اللہ کا گروہ ہے۔ خبردار بے شک اللہ کا گروہ ہی کامیاب ہونے والا ہے۔ حاصل کلام اللہ والے کامیاب گروہ کی یہ صفتیں ہیں:۔

(۱) اللہ پر ایمان رکھتے ہیں۔

(۲) قیامت کو برحق مانتے ہیں۔

(۳) جو شخص اللہ اور اس کے رسولؐ کے احکام کا مخالف ہو۔ یہ اس سے دوستی نہیں رکھتے۔ خواہ وہ اپنا ہو یا پرایا۔

(۴) ان کے دل ایمان کی قوت سے لبریز ہیں۔

(۵) اللہ ان سے راضی ہے۔

(۶) یہ اللہ سے راضی ہیں۔

جس میں یہ خوبیاں ہوں وہ دنیا میں بھی کامیاب رہے گا۔ اور آخرت میں بھی۔ احکام اللہ اور احکام الرسول اس کا لائحہ عمل ہوگا۔ یادِ الٰہی میں لگا رہے گا۔ رضا مندی مولیٰ کو باقی سب باتوں پر مقدم رکھے گا۔

زیاں کار

اِسْتَحْوَذَ عَلَیْھِمُ الشَّیْطٰنُ فَاَنْسٰھُمْ ذِکْرَ اللّٰہِ ط اُولٰٓئِکَ حِزْبُ الشَّیْطٰنِ ط اَلَآ اِنَّ حِزْبَ الشَّیْطٰنِ ھُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝ اِنَّ الَّذِیْنَ یُحَآدُّوْنَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗٓ اُولٰٓئِکَ فِی الْاَذَلِّیْنَ ۝

(المجادلۃ آیت ۱۹-۲۰)

ترجمہ:۔ ان پر شیطان نے غلبہ پا لیا ہے پس اس نے انہیں اللہ کا ذکر بھلا دیا ہے۔ یہی شیطان کا گروہ ہے۔ خبردار بیشک شیطان کا گروہ ہی نقصان اُٹھانے والا ہے۔ بے شک جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرتے ہیں۔ یہی لوگ ذلیلوں میں ہیں۔

حاصل یہ نکلا کہ جو ذکرِ الٰہی کو بھول جائے احکام اللہ اور احکام الرسول کی مخالفت کرے۔ وہ ذلیل ہے۔ شیطان کے گروہ کا فرد ہے۔ اور زیاں کار ہے۔

نماز بھی اللہ کی یاد کے لئے پڑھی جاتی ہے۔

وَاَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِذِکْرِیْ ۝

(طٰہٰ ایت ۱۴)

ترجمہ:۔ اور میری ہی یاد کے لئے نماز پڑھا کر یاد الٰہی چھوڑنے والوں کے بارے میں دوسرے مقام پر آیا ہے۔

فَخَلَفَ مِنْۢ بَعْدِھِمْ خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوۃَ وَاتَّبَعُوا الشَّھَوٰتِ فَسَوْفَ یَلْقَوْنَ غَیًّا ۝ لا (مریم۔ آیت ۵۹)

ترجمہ:۔ پھر ان کی جگہ ایسے ناخلف آئے جنہوں نے نماز ضائع کی اور خواہشوں کے پیچھے پڑ گئے۔ پھر عنقریب گمراہی کی سزا پائیں گے۔

"...... دنیا کے مزوں اور نفسانی خواہشات میں پڑ کر خدا تعالیٰ کی عبادت سے غافل ہو گئے۔ نماز جو اہم العبادات ہے۔ اُسے ضائع کر دیا۔ بعض تو فرضیت ہی کے منکر ہو گئے۔ بعض نے فرض جانا مگر پڑھی نہیں۔ بعض نے پڑھی تو جماعت اور وقت وغیرہ شروط و حقوق کی رعایت نہ کی۔ ان سے ہر ایک درجہ بدرجہ اپنی گمراہی کو دیکھ لے گا۔ کہ کیسے خسارہ اور نقصان کا سبب بنتی ہے۔ اور کس طرح بدترین سزا میں پھنساتی ہے حتیٰ کہ ان میں سے بعض کو جہنم کی اس بدترین وادی میں دھکیلا جائے گا۔ جس کا نام ہی "غی" ہے۔ (حضرت شیخ الاسلام مولینا عثمانیؒ)

شیطان سے بچو

اِنَّ الشَّیْطٰنَ لَکُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوْہُ عَدُوًّا ط اِنَّمَا یَدْعُوْا حِزْبَہٗ لِیَکُوْنُوْا مِنْ اَصْحٰبِ السَّعِیْرِ ۝ (فاطر آیت ۶)

ترجمہ:۔ بے شک شیطان تو تمہارا دشمن ہے۔ سو تم بھی اسے دشمن سمجھو۔ وہ تو اپنی جماعت کو بلاتا ہے۔ تاکہ وہ دوزخیوں میں سے ہو جائیں۔

ہفت روزہ خدام الدین لاہور
کی توسیع اشاعت آپ کا تبلیغی فرض ہے

بقیہ سچی باتیں صفحہ ۱۹ سے آگے

اس قسم کے سینکڑوں واقعات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے کتب احادیث میں موجود ہیں جو صرف بڑوں کی کوشش کا نتیجہ ہیں۔ ہم لوگ بچوں کو بیہودہ کھیلوں اور فضول باتوں میں لگائے رکھتے ہیں۔ جھوٹے اور لغو قصے کہانیوں سے ان کا دماغ پریشان کر دیتے ہیں۔ اگر انبیاء علیہم السلام اور اولیاء رحمہم اللہ کے سچے قصے انہیں سنائے جائیں اور بجائے جن بھوت سے ڈرانے کے اللہ سے اور اس کے عذاب سے ڈرائیں اور اللہ کی ناراضگی کی اہمیت اور ہیبت دل میں پیدا کریں تو دنیا میں بھی فائدہ ہو۔ آخرت بھی سدھر جائے۔ لہذا ماں باپ کو بچوں کی اصلاح میں بیحد کوشش کرنی چاہیئے۔ تاکہ بڑے ہو کر دین کی گاڑی کو اچھی طرح چلا سکیں اور علماء کی کمی کو پورا کر سکیں۔ وما علینا الا البلاغ۔

اطلاع

مولوی انوار الحق صاحب جنہوں نے اپنا پتہ چک ۲۱۲ گ ب تحصیل سمندری ضلع لائلپور بتلایا تھا۔ مورخہ ۲۷ فروری ۱۹۶۰ء کو رسید بک ۵۷ دفتر مدرسہ سے برائے فراہمی چندہ لے گئے تھے۔ ابھی تک عرصہ تین ماہ گزر چکے ہیں کہ ان کی طرف سے کوئی جواب موصول نہیں ہوا۔ اور نہ ہی وہ خود مدرسہ میں تشریف لائے ہیں۔ بذریعہ مضمون ہذا اطلاع دی جاتی ہے کہ وہ مورخہ ۲۵ جون تک دفتر مدرسہ میں رسید بک جمع کروا کر حساب پیش کریں، ورنہ ان کے خلاف قانونی کاروائی کی جائے گی۔

نوٹ:۔ اگر کسی صاحب کو ان کا علم ہو تو مدرسہ کے دفتر میں اطلاع بھیج کر مشکور فرما دیں۔

(حافظ) عبد الغنی جالندھری ناظم دفتر مدرسہ مدرسہ منور الاسلام چک ۶۶۹ گ ب ڈاکخانہ خاص تحصیل ٹوبہ ضلع لائلپور)

حافظ کی ضرورت ہے

مدرسہ عربیہ مدینۃ العلوم سرگودھا کو شعبہ قرآن مجید میں ایک ایسے حافظ کی ضرورت ہے۔ کہ جو قرآن مجید صحیح اور تجوید کے ساتھ پڑھتا ہو اور پڑھانے کا بھی تجربہ رکھتا ہو۔ قرآن شریف خوب یاد ہو مشق اور کم از کم روایت حفص رسائل پڑھا سکتا ہو۔ بالمشافہ یا بذریعہ خط و کتابت معاملہ طے کیا جا سکتا ہے۔

(المرسل جلیل الرحمٰن فاضل دیوبند مہتمم مدرسہ ہذا خطیب جامع مسجد گول چوک سرگودھا)

دار العلوم الشہابیہ سیالکوٹ کے زیر اہتمام

درس نظامی

دار العلوم الشہابیہ میں اگرچہ درس نظامی کی تعلیم مدت سے جاری ہے۔ لیکن امسال اس کے لئے خاص طور پر ایک تجربہ کار فاضل کا تقرر عمل میں آیا ہے۔ نادار اور مستحق طلبہ کو وظیفہ دیا جائے گا رہائش کا انتظام بھی ہوگا۔ داخلہ شروع ہے۔

ناظم اعلیٰ پروفیسر امین اللہ وثیر ایم اے
انجمن دار العلوم الشہابیہ سیالکوٹ

مرزائیت سے توبہ

میں ڈاکٹر محمد حسین خاں اپنی سابقہ گمراہی سے توبہ کرتا ہوں اور مرزائیت کو ترک کرتا ہوں۔ مرزا غلام احمد قادیانی کو دعوے نبوت میں جھوٹا خیال کرتا ہوں۔ اور صدق دل سے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین سمجھتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ مجھے تمام عمر ارتداد سے بچائے اور اسلام پر ہی میرا خاتمہ کرے۔ آمین۔ اگر کوئی صاحب دریافت کرنا چاہے۔ تو میں بتا سکتا ہوں کہ مرزائیت کی حقیقت کیا ہے۔

۲۵ $\frac{۵}{۶۰}$

دستخط ڈاکٹر محمد حسین خاں
جرمن ہیلتھ اینڈ کمپنی
رجسٹرڈ نانک کوٹ
براستہ سمندری ضلع لائلپور

جملہ اعلانات و اشتہارات کی تمام تر ذمہ داری مراسلہ نگار حضرات پر ہوگی

عیسائی لڑکی کا قبول اسلام

اسکندر آباد (ضلع میانوالی) ۱۵ مئی جامع مسجد کے خطیب مولانا محمد اسلام صاحب نے قبول اسلام اور نکاح کی ایک مجلس میں توحید، رسالت اور آخرت کے موضوع پر ایک مختصر مگر جامع تقریر کی جس کے سننے اور سمجھنے کے بعد ایک عیسائی مسٹر جان کی لڑکی مسماۃ ماہراں نے والدین اور رشتہ داروں کی موجودگی میں مولانا موصوف کے ہاتھ پر مذہب اسلام قبول کیا جس کا اسلامی نام یاسمین رکھا گیا۔ اسی مجلس میں نومسلمہ مسمات یاسمین کا نکاح سرگودھا کے رہنے والے شیخ محمد نصیر صاحب سے کر دیا گیا۔ مسمات یاسمین کی استقامت علی الدین کی دعا کے ساتھ اس کے والدین کے لئے بھی دعا کی گئی کہ اللہ تعالیٰ ان کو اسلام قبول کرنے کی توفیق دیں۔

(ایم ای اختر ہاؤسنگ کالونی اسکندر آباد میانوالی)

خوشنما عکسی قرآن مجید مترجم و محشی

ترجمہ از شیخ الہند مولانا محمود الحسن رحمۃ اللہ علیہ

تفسیر از شیخ الاسلام علامہ شبیر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ

ناشر مکتبہ نورانی (ناشران قرآن مجید) اچھرہ لاہور

قابل دید صحت و نفاست اور زیبائش و آرائش کے ساتھ دو رنگ عکسی بلاکوں سے طبع شدہ حاشیہ و متن پر دلکش بیل سبز نارنج، جلد سنہری ڈائی دار سائز ۲۲×۳۲، ۳۲ پونڈ، ہدیہ سولہ روپے آٹھ آنے نمونہ مفت

تاج کمپنی کے انمول ہیرے

۱۔ قرآن مجید مع ترجمہ مولنا محمود الحسن صاحب۔ حاشیہ پر تفسیر مولنا شبیر احمد صاحب عثمانی
بڑی تقطیع، عکسی طباعت دو رنگہ

۲۔ قرآن مجید مع ترجمہ مولنا اشرف علی صاحب تھانوی۔ حاشیہ پر مکمل تفسیر بیان القرآن
بے نظیر تفسیر اور بے نظیر خوبصورت عکسی طباعت

۳۔ قرآن مجید مع ترجمہ از شاہ رفیع الدین صاحب محدث دہلوی حاشیہ پر تفسیر موضح القرآن
بینظیر لفظی ترجمہ۔ دیدہ زیب عکسی طباعت

۴۔ قرآن مجید مع ترجمہ از شاہ عبد القادر صاحب محدث دہلوی حاشیہ پر تفسیر موضح القرآن
شاہ عبد القادر کا ترجمہ اور تاج کمپنی کی طباعت سونے پر سہاگہ ہے

۵۔ قرآن مجید مع ترجمہ از مولنا فتح محمد خاں صاحب جالندھری۔

۶۔ قرآن مجید مع ترجمہ از مولنا اشرف علی صاحب تھانوی۔ حاشیہ پر تفسیر بیان القرآن اختصار شدہ

۷۔ قرآن مجید مع ترجمہ از مولنا عبد الماجد صاحب دریابادی۔ حاشیہ پر بیش تفسیر ماجدی
تعلیم یافتہ طبقہ کیلئے ایک بے بہا تحفہ

۸۔ قرآن مجید مع ترجمہ انگریزی۔ از مسٹر مارماڈیوک پکتھال۔ کتابی تقطیع، بہت آسان صاف انگریزی ترجمہ

۹۔ قرآن مجید چہار اردو ترجموں کے ساتھ۔ حاشیہ پر تفسیر عثمانی و تفسیر موضح القرآن
دنیا بھر میں ایک نئی چیز بڑی تقطیع

۱۰۔ قرآن مجید مع انگریزی ترجمہ و تفسیر از مولنا عبد الماجد دریابادی۔
انگریزی جاننے والے کہتے ہیں یہ ترجمہ و تفسیر بے نظیر ہے۔

مکمل فہرست مفت طلب کریں!

۱۱۔ قرآن مجید مع ترجمہ اردو و انگریزی یکجا۔ از مولنا فتح محمد خاں و مسٹر مارماڈیوک پکتھال۔

۱۲۔ قرآن مجید۔ بلا ترجمہ۔ چھوٹی تقطیع سے لیکر بڑی تقطیع تک سینکڑوں اقسام عکسی طباعت

۱۳۔ پنجسورے، یازدہ سورے، اوراد، دعائیں۔ دلائل الخیرات۔ مناجات مقبول، نشر الطیب اور دیگر بے شمار اسلامی، مذہبی مطبوعات۔ عورتوں اور بچوں کے لئے اعلیٰ ترین لٹریچر

تاج کمپنی لیمیٹڈ۔ قرآن منزل، پوسٹ بکس ۵۳۰ کراچی

بچوں کا صفحہ

سچی کہانیاں

جناب حافظ سلام اللہ صاحب شاکر خطیب چک ۶۴ منصوراں
ضلع لائلپور

بچوں کا دینی جذبہ

کم سن اور نوعمر صحابۂ کرام رض میں جو دین کا جذبہ تھا وہ درحقیقت بڑوں کی پرورش کا ثمرہ تھا۔ اگر ماں باپ اپنی اولاد کو شفقت میں کھو دینے اور ضائع کر دینے کی بجائے شروع سے ہی ان کی دینی خبر گیری اور تنبیہ رکھیں تو دین کے امور بچوں کے دلوں میں جگہ پکڑیں اور بڑی عمر میں جا کر وہ بمنزلہ عادت بن جائیں لیکن ہم لوگ اس کے برعکس بچے کو ہر بری بات پر بچہ سمجھ کر چشم پوشی کرتے ہیں۔ بلکہ اس پر خوش ہوتے ہیں۔ اور دینی کوتاہی دیکھ کر اپنے دل کو تسلی دیتے ہیں کہ بڑے ہو کر سب درست ہو جائے گا۔ حالانکہ بڑے ہو کر وہی عادتیں پکتی ہیں جن کا بیج بویا جاتا ہے۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ بچے کی عادتیں اچھی ہوں، ان میں دین کا اہتمام ہو تو بچپن ہی سے ادھر راغب کریں۔ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم شروع سے اپنی اولاد کی نگہداشت فرماتے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت میں ایک شخص پکڑ کر لایا گیا جس نے شراب پی رکھی تھی اور رمضان میں روزے سے نہیں تھا۔ تو آپ نے فرمایا تیرا ناس ہو۔ ہمارے تو بچے بھی روزہ دار ہیں (بخاری) ربیع بنت معوذ رض کہتی ہیں کہ حضور پُر نور نے ایک مرتبہ اعلان کرایا کہ آج عاشورہ کا دن ہے۔ سب لوگ روزہ رکھیں۔ ہم لوگ اس کے بعد سے ہمیشہ روزہ رکھتے تھے اور اپنے بچوں کو بھی رکھواتے تھے جب وہ بھوک کی وجہ سے رونے لگتے تو روئی کے کھلونوں سے انھیں بہلایا کرتے تھے اور افطار کے وقت تک اسی طرح کھیل میں لگائے رکھتے تھے (بخاری) بعض احادیث میں آیا ہے کہ مائیں دودھ پیتے بچوں کو دودھ نہیں پلاتی تھیں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا چھ سال کی عمر میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح میں آئیں۔ نویں سال مدینہ طیبہ میں رخصتی ہوئی اور اٹھارہ سال کی عمر میں حضورؐ کا وصال ہوا۔ اٹھارہ سال کی عمر ہی کیا تھی کہ اس قدر دینی مسائل اور نبیؐ اکرم صلعم کے ارشادات و افعال ان سے نقل ہوئے ہیں۔ مسروق رض کہتے ہیں کہ بڑے بڑے صحابہ رض کو میں نے دیکھا کہ حضرت عائشہ رض سے مسائل دریافت فرمایا کرتے تھے۔ ابو موسیٰ رض کہتے ہیں کہ جو علمی مشکل ہمیں پیش آتی تھی۔ حضرت عائشہ رض کے پاس اس کی تحقیق ملتی تھی۔ آپ سے دو ہزار دو سو دس ۲۲۱۰ احادیث نقل کی جاتی ہیں۔ (تلقیح)

عمیر رض ابی اللحم کے غلام اور کم عمر بچے تھے۔ جہاد میں شرکت کا شوق اس وقت ہر چھوٹے بڑے کی جان تھا۔ خیبر کی لڑائی میں جانے کی خواہش کی۔ ان کے سردار نے بھی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں سفارش کی تو اجازت مل گئی اور ایک تلوار عنایت ہوئی جو گلے میں لٹکا لی۔ تلوار بڑی تھی اور قد چھوٹا تھا، اس لیے وہ زمین پر گھسٹتی جاتی تھی۔ اس حال میں خیبر کی لڑائی میں شرکت کی اور واصل حق ہوئے (ابو داؤد)

عمیر رض بن ابی وقاص ایک نوعمر صحابی ہیں شروع میں ہی مسلمان ہو گئے۔ سعد رض بن ابی وقاص مشہور صحابی کے چھوٹے بھائی ہیں حضرت سعد رض کہتے ہیں کہ میں نے بدر کی لڑائی میں عمیر رض کو دیکھا کہ لشکر کی تیاری کے وقت ادھر اُدھر چھپتے پھر رہے ہیں کہ کوئی دیکھے نہیں۔ مجھے تعجب ہوا۔ میں نے پوچھا۔ کیوں چھپتے پھر رہے ہو؟ کہنے لگے۔ مجھے یہ ڈر ہے کہ کہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نہ دیکھ لیں اور کم عمر سمجھ کر جانے کی ممانعت فرما دیں۔ اِدھر مجھے شہادت کا بے حد شوق ہے۔ آخر جب لشکر پیش ہوا تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے کم عمر ہونے کی وجہ سے انکار فرما دیا۔ مگر شوق کا غلبہ تھا، رہ نہ سکے، رونے لگے تو حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے اتنا شوق دیکھ کر اجازت فرما دی اور جاتے ہی جامِ شہادت نوش فرمایا۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (اصابہ)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت شریفہ تھی کہ جب جہاد کے لیے تشریف لے جاتے تو مدینہ سے باہر لشکر کا معائنہ فرماتے اور لشکر کی اصلاح فرماتے۔ نوعمر بچوں کو واپس فرما دیتے۔ چنانچہ اُحد کی لڑائی میں جب تشریف لے جانا ہوا تو معائنہ فرمانے پر عبداللہ رض بن عمر رض، زید بن ثابت رض، اسامہ رض بن ثابت، سمرہ رض بن جندب اور رافع بن خدیج رض وغیرہ کو، کہ ان سب کی عمریں تیرہ چودہ برس کی تھیں، واپسی کا حکم دے دیا۔ تب حضرت خدیج رض نے سفارش کی کہ یا رسول اللہ! میرا لڑکا رافع تیر چلانا بہت اچھا جانتا ہے۔ اور خود رافع رض بھی اجازت کے اشتیاق میں لمبا قد ظاہر کرنے کی غرض سے اُبھر اُبھر کر کھڑے ہوتے تھے۔ حضورؐ نے اجازت عطا فرما دی تو سمرہ بن جُندب نے اپنے سوتیلے باپ مرّہ بن سنان سے کہا کہ حضورؐ نے رافع رض کو تو اجازت فرما دی اور مجھے منع فرمایا حالانکہ میں رافع سے قوی ہوں اور مقابلہ میں اسے پچھاڑ لوں گا۔ حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں کا مقابلہ کرایا تو واقعی سمرہ رض نے رافع کو پچھاڑ دیا۔ جس پر سمرہ کو بھی اجازت مل گئی۔ اسی طرح کچھ اور کو بھی اجازت مل گئی۔

حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پیدائش جمہور کے قول کے موافق رمضان سنہ ۳ھ میں ہے۔ اس اعتبار سے حضور اکرمؐ کے وصال کے وقت ان کی عمر سات برس اور کچھ مہینوں کی ہوئی۔ اتنی چھوٹی عمر میں کیا علمی کمال حاصل کیا جا سکتا ہے۔ لیکن اس کے باوجود حدیث کی کئی روایات ان سے نقل کی جاتی ہیں۔ ابو الحوراء ایک شخص ہیں۔ انھوں نے حضرت حسن رض سے پوچھا کہ تمھیں حضور کی کوئی بات یاد ہے؟ فرمایا۔ ہاں۔ میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جا رہا تھا۔ راستہ میں صدقہ کی کھجوروں کا ڈھیر لگ رہا تھا۔ میں نے ایک کھجور اُٹھا کر منہ میں رکھ لی۔ حضور نے کخ کخ (ہاہا) فرمایا اور میرے منہ سے نکال کر فرمایا کہ ہم صدقہ کا مال نہیں کھاتے۔ (مسند احمد)

امام حسن رض فرماتے ہیں کہ میں نے حضورؐ سے سُنا کہ جو شخص صبح کی نماز کے بعد طلوع آفتاب تک اسی جگہ بیٹھا رہے وہ جہنم کی آگ سے نجات پائے گا۔ آپ سے کئی حدیثیں منقول ہیں۔ سات برس کی عمر ہی کیا ہوتی ہے لیکن اس وقت اتنی احادیث کا یاد رکھنا حافظہ کا کمال ہے اور شوق کی انتہا۔ افسوس کہ ہم اپنے بچوں کو سات برس کی عمر تک دین کی معمولی سی باتیں بھی نہیں بتاتے (بقیہ صفحہ ۱۸ پر)

ایڈیٹر
عبدالمنان
چوہان

شرح چندہ
سالانہ گیارہ روپے، ششماہی چھ روپے
سہ ماہی تین روپے

منظور شدہ
محکمہ جیل مغربی پاکستان

رجسٹرڈ ایل ۶۰۴۷ء

منظور شدہ محکمہ تعلیم (۱) لاہور ریجن بذریعہ چٹھی نمبری ۱۶۳۲۱/۷ مورخہ ۳ مئی سنہ ۱۹۵۶ء (۲) پشاور ریجن بذریعہ چٹھی نمبری C.B.T.۲۷۳/۲۴۸۱ مورخہ ۷ ستمبر ۱۹۵۶ء

خطبات

شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب مدظلہ کی ان تقاریر کا مجموعہ ہیں۔ جو آپ ہر جمعہ کی نماز کے عربی خطبہ سے پہلے حاضرین سے خطاب کرتے ہیں۔ آپ فرمایا کرتے ہیں کہ خطیب کا فرض ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت پر تنقیدی نگاہ ڈالے اور بندہ کا جو تعلق اپنے رب سے بگڑا ہوا ہو۔ اس کی اصلاح کتاب وسنّت کی روشنی میں کرے۔ جو خطیب ایسا نہیں کرسکتا اُسے منبر پر بیٹھنے کا کوئی حق نہیں ہے غرضیکہ جمعہ کا خطبہ ہفت روزہ خدام الدّین کی ہر اشاعت میں بالالتزام چھپ کر شائع ہوتا ہے۔ چونکہ یہ خطبات عوام کی اصلاح کے لئے کتاب وسُنّت کی روشنی میں لکھے گئے ہیں۔ لہٰذا ہر مسلمان کو لازم ہے۔ کہ وہ اُنہیں خود پڑھے، اپنے اہل وعیال کو سُنائے۔ اس کے مطالعہ سے دین اسلام کی سمجھ پیدا ہوگی۔ اور ایمان وکفر، توحید وشرک، سُنّت وبدعت، حق وباطل میں تمیز ہوگی طبیعت بدی سے پرہیز اور نیکی کی طرف راغب ہوگی انشاءاللہ خطبات کا مطالعہ آپ کی نجات کا ذریعہ بن جائے گا۔

خطبات حصہ اوّل ہدیہ ۱۴/ معہ محصولڈاک ۱۴/۱ — خطبات حصہ پنجم ہدیہ عہ؍ معہ محصولڈاک عہ؍
〃 دوم 〃 عہ؍ 〃 عہ؍۱ — 〃 ششم 〃 عہ؍ 〃 عہ؍۱
〃 سوم 〃 عہ؍ 〃 عہ؍۱ — 〃 ہفتم 〃 عہ؍ 〃 عہ؍۱
〃 چہارم 〃 عہ 〃 عہ؍۱ — رقم بذریعہ منی آرڈر پیشگی بھیجیں، وی پی ہرگز نہ ہوگا۔

ملنے کا پتہ:۔ ناظم انجمن خدامُ الدّین شیرانوالہ گیٹ لاہور ۸

متفرق مطبوعات

گلدستہ صد احادیث نبوی مجلد جیبی سائز
قیمت ۸ آنے معہ محصولڈاک ۱۵ آنے
مجموعہ تفاسیر مجلد عہ؍ معہ محصولڈاک عہ؍

ضرورۃ قرآن	۳؍	〃	۵؍
اسماء اللہ الحسنیٰ	۵؍	〃	۷؍
مقصد قرآن	۳؍	〃	۵؍
استحکام پاکستان	۳؍	〃	۵؍
اصلی حنفیّت	۲؍	〃	۴؍
بہشتی دوزخی کی پہچان	۲؍	〃	۴؍
نجاتِ دارین کا پروگرام	۳؍	〃	۵؍
مسٹر اور علماء	۳؍	〃	۵؍

ناظم انجمن خدام الدّین شیرانوالہ گیٹ لاہور

گلدستہ صد احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

مرتبہ: حضرت مولانا احمد علی صاحب امیر انجمن خدام الدّین شیرانوالہ دروازہ لاہور

اس گلدستہ میں سو حدیثیں اعلیٰ درجہ کی صحیح فقط بخاری شریف ومُسلم شریف کی جمع کی گئی ہیں۔ کوئی حدیث شریف اصل کتاب کی ایک سطر سے زائد نہیں ہے۔ اصلی حدیث کے نیچے اس کا ترجمہ بھی عام فہم زبان میں درج کیا گیا ہے۔ ہر حدیث کے اختتام پر چند الفاظ میں اس کی مختصر تشریح بھی کردی گئی ہے۔ اس کی قیمت پہلے ایڈیشن میں تو فقط ایک عہدنامہ پر دستخط تھے جس میں ان احادیث کو یاد کرنا اور ان پر عمل کرنے کا وعدہ تھا۔ اور مجلد کیلئے ۲؍ جلد کے لئے جاتے تھے۔ لیکن اب تیسرے ایڈیشن میں اس کی قیمت کاغذ کی گرانی کی وجہ سے ۸ آنے رکھ دی گئی ہے۔ اور محصولڈاک ۷، کل ۱۵ پیشگی بھیجیں۔ وی پی ہرگز نہ ہوگا:۔ ناظم شعبہ تالیف واشاعت انجمن خدامُ الدّین شیرانوالہ دروازہ لاہور ۸

قرآن مجید مترجم

شیعہ — سُنّی — اہلحدیث
دیوبندی — بریلوی

علماء کا تصدیق شدہ
ھدیہ چھ روپے محصولڈاک ۱۴؍
نوٹ:۔ رقم ہر حالت میں پیشگی آنی چاہیئے وی پی ہرگز نہ ہوگا
ناظم انجمن خدام الدّین شیرانوالہ گیٹ لاہور

خوشخبری

قرآن مجید مترجم بزبان سندھی

از حضرت شیخ المشائخ قطب الاقطاب اعلیٰحضرت مولانا وسیدنا تاج محمود صاحب امروٹی نوراللہ مرقدہٗ بار نہم چھپ کر تیار ہوگیا ہے ہدیہ ۷ روپے محصولڈاک ۱۴؍

ملنے کا پتہ
حضرت مولانا احمد علی صاحب مدظلہٗ شیرانوالہ دروازہ لاہور

۳۲ رسالے

مختلف مضامین پر عام فہم اُردو میں شائع کئے گئے ہیں۔ بفضلہٖ تعالیٰ اس وقت تک دس لاکھ ساٹھ ہزار ہندوپاک میں تقسیم کئے جاچکے ہیں۔ ہر مسلمان مرد اور بچے کے لئے ان کا مطالعہ بیحد ضروری ہے۔ نیا ایڈیشن چھپ کر آگیا ہے۔ کل ۳ روپے ۸ پیشگی بھیجیں۔ ہدیہ مجلد سیٹ ۲/۸ محصولڈاک عہ؍ وی پی نہ ہوگا

ملنے کا پتہ
انجمن خدام الدّین شیرانوالہ دروازہ۔ لاہور

پاپولر
بجلی کے پنکھے
میاں عبدالرحیم اینڈ سنز گجرات

فیروز سنز لیمٹڈ پریس لاہور باہتمام مولوی عبیداللہ انور پرنٹر پبلشر نے چھپا اور "خدام الدّین" شیرانوالہ دروازہ لاہور سے شائع کیا